Postal Reg. No: PB/1023/2000

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 49 — شمارہ 23

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

6 ربیع الاول 1421 ہجری / 8 احسان 1379 ہش / 8 جون 2000ء

1504.
Mr. Er. M. Salam,
Depty Chief (Engg.)
R.E.C. Project Office,
STATE ESTATE, UPPER KAITHU,
SHIMLA - 171 003 (H.P.)

لندن۔ 2/جون 2000 (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور نے کل مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب کو دعاؤں کی اہمیت پر توجہ دلاتے ہوئے بکثرت دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کے ہم وغم میں جس کثرت کیساتھ دعائیں مانگی ہیں

اسی ہم وغم اور کثرت کیساتھ ہمیں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا چاہئے

آنحضرت ﷺ کی بصیرت وایمان افروز دعاؤں کا بابرکت تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 26 مئی 2000ء بمقام مسجد فضل لندن

قادیان (ایم ٹی اے) تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **سورہ المؤمن** آیت 66 کی تلاوت کی اور ترجمہ سنایا اور اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا سلسلہ اس خطبہ میں بھی جاری رہے گا۔ **آنحضرت** ﷺ نے اپنے لئے اپنی امت کیلئے قیامت تک کیلئے جو دعائیں مانگی ہیں اس کا سلسلہ آئندہ بھی دو تین جمعوں تک چلے گا۔ حضور پر نور نے فرمایا کہ اتنی دعائیں ہیں کہ ناممکن ہے کہ اسے پوری طرح یاد رکھا جاسکے۔ اور یہ دعائیں زندگی کے ہر پہلو کو گھیرے ہوئے ہیں کوئی بھی پہلو ایسا نہیں جس تعلق میں آپؐ نے دعائیں نہ کی ہوں پس دل میں یہی آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر قیامت تک درود بھیجتے رہیں۔ حضور پر نور نے فرمایا کہ آپ تو قیامت تک نہیں رہیں گے مگر آپ کے درود قیامت تک آنحضرت ﷺ کیلئے جاری رہیں گے اور جتنی آپ ﷺ نے امت کے ہم وغم میں دعائیں مانگی ہیں اسی ہم وغم کے ساتھ آپ کو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا چاہئے اور اسی کثرت سے بھیجنا چاہئے اگر ساری زندگی بھی درود میں گذر جائے تو یہ بھی کوئی ایسی جزا نہیں ہوگی جو آنحضرت ﷺ کے حسن واحسان کے بدلے میں دی گئی ہو بلکہ حسن واحسان کا بدلہ اتارنے کی ایک کوشش ہوگی ایک کمزور کوشش جسے اللہ قبول فرمائے اور ہماری بگڑی بھی سنور جائے اور قیامت تک کیلئے جماعت احمدیہ کو آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا ثمرہ ملتا رہے۔

حضور پر نور نے پہلی حدیث "ابن ماجہ" سے بیان فرمائی حدیث بیان کرنے سے پہلے آپ نے فرمایا کہ "اسم اعظم" کی بات چل رہی تھی کوئی کسی کو اور کوئی کسی کو اسم اعظم قرار دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک بہت ہی دلچسپ مکالمہ حضرت عائشہؓ کا آنحضرت ﷺ سے چلتا ہے چنانچہ حضور پر نور نے حدیث بیان کی کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

رمضان المبارک 1999-2000 میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس القرآن کا خلاصہ

قرآن کریم کی آیات قیامت تک کیلئے مستقل کلام ہے اور دائمی ضروریات کو پورا کرنے والی ہیں

اس کی کوئی آیت منسوخ نہیں

درس القرآن مورخہ 20-21 دسمبر 99 (چھٹی قسط)

20 دسمبر آیت نمبر ۵۸: "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا .... الخ"۔ اس آیت کی تشریح میں حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "دوسری جگہ تو ان لوگوں سے دوستی سے منع کیا تھا جن سے جنگ ہوتی ہے۔ یہاں ان لوگوں سے منع کیا ہے جن سے جنگ نہیں ہوتی مگر وہ دین سے ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں۔ ایک حکم جنگ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور ایک امن کے ساتھ۔ پہلے سیاسی پہلو کو مدنظر رکھ کر روکا تھا اور اب مذہبی پہلو کو مدنظر رکھ کر روکا ہے۔ فرماتا ہے کہ جو لوگ تمہارے دین سے تمسخر کرتے ہیں ان سے دوستی نہ رکھو۔ یہ لوگ خواہ حربی ہوں یا نہ ہوں ان سے دوستی جائز نہیں۔ یہ دوستی بڑی بے غیرتی ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ انسان ان سے مطلق بات نہ کرے یا انہیں تبلیغ نہ کرے"۔

آیت نمبر ۵۹: "وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّ لَعِبًا .... الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رنجیت سنگھ کے وقت یہ مشہور تھا کہ اگر اذان کی آواز کھانا کھاتے وقت کسی سکھ کے کان میں پڑ گئی تو کھانا بھرشٹ ہو جاتا ہے اور چونکہ اذانیں پانچوں وقت ہوتی ہیں اس لئے سکھوں کو بڑی مشکل پڑی ہوئی تھی۔ وہ رنجیت سنگھ کے پاس شکایت لے کر گئے۔ وہ دانا آدمی تھا۔ اس نے مسلمانوں کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ تم اذان کیوں دیتے ہو اور انہیں خواہ مخواہ مشکل میں ڈالتے ہو۔ مسلمانوں نے بتایا کہ ہم تو اذان اس لئے دیتے ہیں کہ اعلان ہو کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور پانچ وقت روزانہ ہوتی ہے۔ ہم مان جاتے ہیں کہ اذان نہیں دیں گے لیکن ہمیں گھروں میں اطلاع کروانے کا انتظام کروا دیا جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ چنانچہ رنجیت سنگھ نے سکھوں سے کہا کہ مسلمانوں کی اذانیں میں بند کرواتا ہوں لیکن تمہاری ڈیوٹی یہ ہوگی کہ ان کی نمازوں کے اوقات میں ان کے گھروں میں جاکر بتاؤ کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ سکھ اس سے بہت خوش ہوئے لیکن چند ہی دنوں میں چیخ اٹھے کہ نہیں ہماری توبہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔ ہمیں کھانا بھرشٹ ہونا منظور لیکن دن میں پانچ مرتبہ گھروں میں جا کر نمازوں کے اوقات کا بتانا منظور نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ تو پرانے زمانوں کے تھے جن میں دانا بھی تھے جو اذان میں مدد کرتے تھے۔ آج کل تو ایسے سکھوں کی پاکستان میں حکومت ہے جو اذانوں میں مدد دینے کی بجائے اذانوں سے روکتے ہیں۔

آیت نمبر ۶۱: "قُلْ ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِکَ مَثُوْبَۃً عِنْدَ اللّٰہِ .... الخ"۔ حضور نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اَلْخَنَازِیْر سے مراد "مال دنیا کا حریص اور شہوت کا حریص" لیا ہے۔ عَبَدَ الطَّاغُوْت سے "حد سے نکلنے والے کا فرمانبردار" اور سَوَآءَ السَّبِیْلِ سے "پاک، عمدہ، قریب راہ" لیا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں "یہ اس وقت کے لکھے پڑھے سجادہ نشین، خدا کی کتاب مقدس

باقی 7 صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

غنڈہ گردی اور وہ بھی مسجد میں!

(۳)

گزشتہ دو اقساط تک ہم لدھیانہ کی جامع مسجد میں احراری ملاؤں کی جانب سے جماعت احمدیہ کے بعض افراد پر شدید زدوکوب تشدد اور محترم مولانا عبدالرحیم صاحب شہید مرحوم کے واقعات شہادت کا ذکر کر رہے تھے۔ ہم نے بتایا تھا کہ یہ واقعہ دراصل سیدنا وامامنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کی عظیم الشان دلیل ہے۔ کیونکہ سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کے زمانہ کے پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس کے زمانے کی علامات میں سے ایک علامت یہ ہوگی کہ مسجدیں بظاہر تو آباد ہوں گی لیکن ہدایت کے اعتبار سے ویران ہوں گی اور علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے ان کے اندر سے فتنے نکلیں گے اور پھر اُن میں ہی لوٹ کر چلے جائیں گے۔ چنانچہ جو فتنے یہ ملاں خود اُٹھاتے ہیں پھر بعد میں خود ہی ان فتنوں کا شکار بھی ہو جاتے ہیں اسکی مثال دیتے ہوئے ہم نے گزشتہ گفتگو میں پاکستان کے دیوبندی ملا محمد یوسف لدھیانوی کے واقعہ قتل کو پیش کیا تھا جس نے احمدیوں کے ارتداد اور قتل کے فتوے دئے تھے اور پھر ویسے ہی مخالفانہ فتوے اس کے متعلق بریلوی اور شیعہ مسلک کے ملاؤں نے بھی شائع کئے تھے۔ پس اس طرح پاکستانی دیوبندی ملاں اپنے پیدا کردہ فتنہ کا خود ہی شکار ہو گیا دراصل یہ حدیث شریف کے مبارک الفاظ تَخْرُجُ مِنْ عِنْدِ هِمُ الْفِتْنَةُ وَ فِيهِمْ تَعُوْدُ. کا واضح ثبوت ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ غیر احمدی ملاں اپنی سیرت و کردار سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ کی نشانیوں کو تو پورا کر رہے ہیں لیکن آنے والے امام مہدی کو قبول کرنے سے نہ صرف یہ کہ ان کو پس و پیش ہے بلکہ وہ سختِ گستاخ بن کر اس کے مقابل پر کھڑے ہو گئے ہیں اور دراصل ان کی شوخی و گستاخی بھی سچے امام مہدی کی صداقت کی ہی دلیل ہے کیونکہ بزرگوں نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں ہی لکھا تھا کہ جب امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو اُن کے زمانے کے فقہاء کہلانے والے ان کے پکے دشمن بن جائیں گے۔

اپنی گزشتہ تحریر کی طرف لوٹتے ہوئے اب ہم احراری ملاؤں اور ان کے آباء و اجداد کی تاریخ کا کسی قدر تذکرہ کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ لوگ کس خمیر کے بنے ہوئے ہیں۔

مجلس احرار ۱۹۲۹ء میں پیدا کی گئی تھی اور اس کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ ہندوستانی مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو اُبھار کر مجلس احرار اور اسکی حلیف پارٹیوں کیلئے سیاسی مفادات حاصل کئے جائیں گویا یہ جماعت اس لئے قائم نہیں کی گئی تھی کہ مسلمانوں کو اس کے ذریعہ کوئی اخلاقی و روحانی ترقی حاصل ہو بلکہ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ مسلمانوں کے بعض سیاسی طرز فکر رکھنے والے علماء کو اس لئے اکٹھا کیا جائے تاکہ جس طرح چاہیں اور جب چاہیں معصوم مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو اُبھار کر مسلمانوں کے ووٹ اپنے لئے اور اپنی حلیف غیر مسلم سیاسی پارٹیوں کیلئے حاصل کر سکیں۔ اس سیاسی پارٹی کے پہلے صدر سید عطاء اللہ شاہ بخاری تھے جو خود کو امیر شریعت کہتے تھے چونکہ اس مجلس کے قیام کا مقصد ہی مذہب کی آڑ میں حصول اقتدار تھا اس لئے جس دن سے اس سیاسی پارٹی کی بُنیاد ڈالی گئی ہے اس کے اراکین میں ہمیشہ ہی مجلس کے چندہ جات کو لے ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچی جاتی رہی ہیں۔ پس اگر ہم احراری جماعت کی شکل و صورت اور اس کے خدوخال کا نقشہ کھینچنا چاہیں تو اسکی مثال ایسی چیز سے دی جاسکتی ہے جس کا جسم اور ظاہری شکل و صورت تو مذہبی نظر آئے لیکن جس کا اندرونہ سیاسی دھوکے بازی اشتعال انگیزی اور منافرت کا آئینہ دار ہو۔

شروع پیدائش سے ہی احراریوں کی زندگی کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ رہی ہے کہ یہ لوگ یہ بات نہیں جان پائے کہ ان کو کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگرچہ احراریوں کے صف اول کے چند لیڈران یہ بات جانتے تھے لیکن اپنے مفادات کی خاطر قوم کو گمراہ کرنے میں انہوں نے بہتری سمجھی۔ ۱۹۳۲ء میں جب مرکزی اسمبلی کے نئے انتخابات ہوئے تو مجلس احرار نے باقاعدہ اپنے سیاسی ملاں انتخاب کیلئے کھڑے کئے لیکن کسی ایک سیٹ پر بھی احراریوں کے سیاسی مولوی کامیاب نہیں ہوئے۔ اس موقع پر اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کیلئے انہوں نے پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کو اس وقت نشانہ بنایا جبکہ ۱۹۳۲ء میں چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو عارضی طور پر وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں لیا گیا تھا۔ یہ بات مجلس احرار کیلئے پراپیگنڈہ کا موضوع بن گئی اور گاؤں گاؤں اور شہر شہر ان کے سیاسی مولوی مسلمانوں کے آگے یہی ڈھونگ پیٹتے رہے کہ قادیانی کافر ہیں قادیانی اسلام کیلئے فتنہ ہیں اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے مجلس احرار کو ووٹ دیا جائے اور اگر مجلس احرار کامیاب ہوئی تو "قادیانی فتنہ" کو جڑ سے اُکھیڑ دیا جائے گا لیکن جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے باوجود اس اشتعال انگیزی کے مجلس احرار کو کسی ایک سیٹ پر بھی کامیابی نہیں ملی۔

جماعت احمدیہ کی مخالفت احراریوں نے کبھی دلائل کے میدان میں نہیں کی بلکہ ہمیشہ ہی اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کیلئے اشتعال کا سہارا لیا ہے چنانچہ ایک مرتبہ "اخبار آزاد" نے اپنے "احراری نمبر" میں کہا تھا۔

"یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مجلس احرار کے خطیبوں میں جذباتیت پھکڑ بازی اور اشتعال انگیزی کا عنصر غالب ہوتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے مگر یہ بھی تو دیکھئے کہ ہماری قوم کی ذہنیت اور مذاق کیا ہے۔ آپ ذرا حقیقت پسند، سنجیدہ اور متین بن جائیں پھر آپ مسلمانوں میں مقبول ہو جائیں اور کوئی تعمیری اور اصلاحی کام کر لیں تو ہمارا ذمہ۔ یہی تو ہماری سب سے بڑی کمزوری ہے کہ ہم حقائق و واقعات سے کوئی تعلق نہیں رکھتے صرف جذبات سے کام نکالتے ہیں۔ اسی طرح اشتعال انگیزی بھی ہماری تحریکوں، جماعتوں اور قائدوں کی جان ہے آپ بڑے بڑے دیندار با اخلاق اور سنجیدہ اور متین پہاڑوں کو کھودیں تو اشتعال کا چوہا نکلے گا الیکشن بازی میں تو دیندار اور بے دین سب کے سب اشتعال انگیزی سے ہی کام لیتے ہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ اس سے کوئی کم لیتا ہے اور کوئی زیادہ۔ ہمارے احراری بزرگ اس میں سب سے آگے ہیں اس لئے وہ رشک و حسد کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں۔"

(اخبار آزاد لاہور ۳۰ر اپریل ۱۹۵۱ء صفحہ ۷ کالم نمبر ۱-۲)

مذکورہ اقتباس جو مجلس احرار کے اخبار آزاد سے لیا گیا ہے اس میں مجلس احرار کے مضمون نگار نے خود تسلیم کیا ہے کہ:

☆- احراری لیڈر پھکڑ باز اور اشتعال انگیز ہیں۔
☆- غیر حقیقت پسند، غیر سنجیدہ اور غیر متین ہیں۔
☆- اور مسلمانوں کے غیر سنجیدہ لوگوں میں مقبول بننے کے لئے وہ یہ کام کرتے ہیں۔
☆- مسلمانوں کے لئے کسی تعمیری اور اصلاحی کام سے ان کو کوئی مطلب نہیں۔
☆- ان کے بے دین لیڈر تو الگ رہے "دیندار" سمجھے جانے والے بھی بالخصوص الیکشن کے دنوں میں اشتعال انگیزی سے کام لیتے ہیں

پس ثابت ہوا کہ ۱۹۲۹ء میں صرف سیاسی مقاصد کیلئے پیدا کی جانے والی اس تنظیم میں مسلمانوں میں مقبول بننے کیلئے اپنی پیدائش کے معاً بعد ہی اینٹی احمدیہ موومنٹ کا سہارا لیا اور پھر اپنے اس مقصد کے حصول کیلئے ایسی ایسی گھناؤنی چالیں چلیں کہ ایک اسلامی فرقہ تو درکنار ایک عام انسان بھی ایسے اعمال کا تصور تک نہیں کر سکتا۔

آج کی اس گفتگو کو ختم کرنے سے قبل ہم مجلس احرار کے جنرل سیکرٹری جناب سیفی کاشمیری کی زبانی یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جماعت احرار نے جماعت احمدیہ کی مخالفت کا بیڑہ کیوں اُٹھایا اور اس کے پس پردہ کیا عوامل کار فرما تھے۔ وہ لکھتے ہیں:

"میں تمام ان مسلمانوں کی خدمت میں جن کے دل میں خدائے قہار و جبار اور اس کے برگزیدہ رسول سرور کائنات حضرت محمد عربی ﷺ کی ذات والا صفات کی محبت کا جذبہ ہے۔ اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر جو کچھ مجھ کو احرار کے سرکردہ لیڈروں کی معیت، احرار کے دفتر مرکزی میں ایک لمبے عرصہ کی رہائش اور زعمائے احرار کی پرائیوٹ مجالس کی کاروائی سننے کے بعد حاصل ہوا تھا۔ خدائے وحدہٗ لاشریک کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے قطعی اور یقینی طور پر کہتا ہوں کہ مجلس احرار کی مرزائیت یا قادیانیت کے خلاف تمامتر... جدوجہد اور قادیان کے خلاف یہ سب پراپیگنڈا محض مسلمانوں سے چندہ وصول کرنے اور کونسل کی ممبری کے لئے ان سے ووٹ حاصل کرنے کے لئے ہے۔ احرار کے لیڈر اس حقیقت کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے جذبہ ایمانی کے باعث اسلام کے نام پر مرمٹنے کے لئے تیار ہے۔ پس مسلمانوں میں اپنی ساکھ بٹھانے اور ان سے چندہ وصول کرنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کو بہانہ بنایا جائے۔ اس طریق سے ایک طرف تو اُن سے چندہ وصول کیا جائے اور دوسری طرف ان سے وعدہ لیا جائے۔ کہ وہ ہر آئندہ کونسل کے انتخاب میں ووٹ احرار کے نمائندہ ہی کو دیں گے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ احرار اپنی تبلیغی کانفرنسیں صرف انہی مقامات پر منعقد کرتے ہیں جہاں سے احراری نمائندہ آئندہ انتخاب میں کھڑا ہو رہا ہو۔ لیکن جہاں سے ان کا نمائندہ کھڑا نہ ہو رہا ہو وہاں پر یہ تبلیغی کانفرنس منعقد نہیں کرتے۔ ان کانفرنسوں کے لیکچراروں کی آخری تان یہاں آکر ٹوٹتی ہے کہ کونسل میں اپنا نمائندہ اس کو بناؤ جو احراری ہو۔ میرا یہ بیان محض ایک خیال یا نتیجہ نہیں جو واقعات سے اخذ کیا گیا ہو بلکہ میں نے خود احرار کے بڑے بڑے لیڈروں کو بارہا یہ کہتے سنا کہ حصول مقصد کے لئے قادیانیوں کے خلاف پروپیگنڈا ایک ایسا ہتھیار ہمارے ہاتھ میں ہے جس سے ہم تمام مخالفتوں کو دور کر سکتے ہیں۔ اور ہر قسم کی مالی یا انتخابی مشکل اس سے حل ہو سکتی ہے۔"

(زمیندار لاہور ۲۸ر اگست ۱۹۳۶ء بحوالہ الفضل ۳۰ر اگست ۱۹۳۶ء)

اب پھر مسلمانوں میں مقبول بننے کے لئے یہی اشتعال انگیزی اور غیر سنجیدہ اور غیر متین حرکتیں لدھیانہ میں موجود احراریوں کے باقیات کے ذریعہ کی جارہی ہیں لیکن آج کے احراری اپنے آقاؤں کے اشارے پر اپنے سابقہ بزرگوں سے بھی کئی ہاتھ آگے نکل چکے ہیں۔ ان کے بزرگوں نے تو مسجد شہید گنج لاہور کو بچانے میں حصہ نہیں لیا تھا لیکن یہ تو اپنی مسجد کو ہی غنڈہ گردی کی حرکتوں سے بچا نہیں پائے۔

(تفصیل اس اجمال کی آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں) (جاری) (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

بچوں سے عزت سے پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو

اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے

اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور پھر دس سال کی عمر تک انہیں سختی سے اس پر کاربند کرو

(احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حوالہ سے بچوں کے حقوق کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۱ر فروری ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۱ر تبلیغ ۱۳۷۹ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ﴾۔

(سورة سبا : ۳۸)

اور تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایسی چیزیں نہیں جو تمہیں ہمارے نزدیک مرتبہ قرب تک لے آئیں۔ سوائے اس کے کہ جو ایمان لایا اور نیک اعمال بجالایا۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کو اُن کے اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے، دوہری جزا دی جائے گی اور وہ بالاخانوں میں امن کے ساتھ رہنے والے ہونگے۔

جو حقوق کے مضامین کا سلسلہ چل رہا ہے اس سلسلہ میں یہ بھی ایک کڑی ہے۔ اور اس کا تعلق زیادہ تر بچوں کے حقوق سے ہے۔ کہیں اس ضمن میں ماں باپ پر جو حقوق ہیں وہ بھی آجاتے ہیں، بعض دفعہ بچوں پر جو حقوق ہیں ان کا بھی ذکر آجاتا ہے مگر ان کو الگ الگ نہیں کیا جاسکتا۔ مگر اصل زور جو ہے وہ اس بات پر ہے کہ اپنے بچوں کے حقوق ادا کریں۔

اس سلسلہ میں پہلی حدیث ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔ (ابن ماجه ۔ ابواب الادب ۔ باب برالوالد)

جو اپنے بچوں سے شروع سے ہی عزت کے ساتھ پیش آتے ہیں ان کے بچے بھی بڑے ہو کر ان کی بھی عزت کرتے ہیں اور باہر دوسروں کی بھی عزت کرتے ہیں اور یہ سلسلہ آگے نسلاً بعد نسلٍ چلتا رہتا ہے۔ اس لئے بچوں کو معمولی اور حقیر سمجھ کر بے وجہ جھڑکنا نہیں چاہئے اور جہاں تک ممکن ہو ان سے عزت کا سلوک کیا کرو۔

دوسری روایت ترمذی ابواب البر والصلہ سے لی گئی ہے۔ حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ (ترمذی ابواب البروالصله باب فی ادب الولد)

الادب المفرد للبخاری سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ "ابرار کو اللہ تعالیٰ نے ابرار اس لئے کہا ہے" یعنی یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ کے ہیں "ابرار کو اللہ تعالیٰ نے ابرار اس لئے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے والدین اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کیا"۔ اب اس میں بچوں پر جو حق ہے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا اس کا بھی ذکر اکٹھا مل گیا ہے۔ تو "اپنے والدین اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ جس طرح تم پر تمہارے والد کا حق ہے اسی طرح تم پر تمہارے بچے کا حق ہے"۔ (الادب المفرد للبخاری باب برّالأب لولده)

یہ روایت سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت عمرو بن شعیب کے دادا رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو پھر دس سال کی عمر تک انہیں اس پر سختی سے کاربند کرو نیز ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ"۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰة باب متى يؤمر الغلام بالصلوٰة)

نماز تو انسانی زندگی کی جان ہے۔ نماز نہ ہو تو کچھ بھی رشتہ خدا سے باقی نہیں رہتا۔ یہ اسلام کا سب سے بڑا تحفہ ہے جو بچوں اور بنی نوع انسان کو پیش کیا گیا ہے، پانچ وقتہ نماز۔ تو اس کی عادت ڈالنے کے لئے بھی بچپن سے تربیت کی ضرورت پڑتی ہے۔ اچانک بچوں میں یہ عادت نہیں پڑا کرتی۔ اس کا طریقہ آنحضرت ﷺ نے یہ سمجھایا ہے کہ سات سال کی عمر سے اس کو ساتھ نماز پڑھانا شروع کرواور پیار سے ایسا کرو۔ کوئی سختی کرنے کی ضرورت نہیں، کوئی مارنے کی ضرورت نہیں، محبت اور پیار سے اس کو گراؤ۔ اس کو عادت پڑجاتی ہے۔ دراصل جو ماں باپ نمازیں پڑھنے والے ہوں ان کے سات سال سے چھوٹی عمر کے بچے بھی نماز پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ ہم نے تو گھروں میں دیکھا ہے اپنے نواسوں وغیرہ کو بالکل چھوٹی عمر کے ڈیڑھ ڈیڑھ، دو دو سال کی عمر کے ساتھ آکے تو نیت کر لیتے ہیں اور نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اس لئے کہ ان کو اچھا لگتا ہے دیکھنے میں، خدا کے حضور اٹھنا، بیٹھنا، جھکنا ان کو پیارا لگتا ہے اور وہ ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ نماز نہیں، محض ایک نقل ہے جو اچھی نقل ہے۔ لیکن جب سات سال کی عمر تک بچہ پہنچ جائے تو پھر اس کو باقاعدہ نماز کی تربیت دو۔ اس کو بتاؤ کہ وضو کرنا ہے، اس طرح کھڑے ہونا ہے، قیام و قعود سجدہ وغیرہ سب اس کو سمجھاؤ۔ اس کے بعد وہ بچہ اگر دس سال کی عمر تک، پیار و محبت سے سیکھتا رہے پھر دس اور بارہ کے درمیان اس پر کچھ سختی بے شک کرو کیونکہ وہ کھلنڈری عمر ایسی ہے کہ اس میں کچھ معمولی سزا، کچھ سخت الفاظ کہنا یہ ضروری ہوا کرتا ہے بچوں کی تربیت کے لئے۔ تو جب وہ بلوغ کو پہنچ جائے، بارہ سال کی عمر کو پہنچ جائے پھر اس پر کوئی سختی کی اجازت نہیں۔ پھر اس کا معاملہ اور اللہ کا معاملہ ہے اور جیسا چاہے وہ اس کے ساتھ سلوک فرمائے۔ تو انسانی تربیت کا دائرہ یہ سات سال سے لے کر بلکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پہلے سے بھی شروع ہو جاتا ہے، بارہ سال کی یعنی بلوغت کی عمر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے بعد بھی تربیت تو جاری رہتی ہے مگر وہ اور رنگ ہے۔ انسان اپنی اولاد کا ذمہ دار بارہ سال کی یعنی بلوغت کی عمر تک ہے۔

ایک روایت عمر بن ابی سلمہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور آنحضرت ﷺ کی گود میں بیٹھا ہوا تھا کہ میرا ہاتھ کھانے کی پلیٹ میں ادھر ادھر چلا جاتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: "بیٹا اللہ کا نام لے، داہنے ہاتھ اور اپنے سامنے سے کھانا کھا"۔ (صحيح بخاری كتاب الاطعمه باب التسمية على الطعام والأكل باليمين)

یہ کھانے کے آداب بھی بچپن سے ہی بچوں کو سکھانے ضروری ہیں۔ یہ بچے کا حق ہے ماں باپ کے اوپر کہ اس کو ایک تو یہ سکھایا جائے کہ جو سامنے ہے وہی کھائے اور ہر طرف کھانے میں ہاتھ نہ مارتا پھرے اور دوسرے ہمیشہ بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرے۔ یہ بسم اللہ کی عادت بھی اگر بچپن میں نہ ڈالی جائے تو پھر بعد میں پڑنی بہت مشکل ہے۔ اس لئے بچپن ہی سے بسم اللہ کی عادت ڈالنا یہ بہت ہی ضروری ہے۔ اور 'اپنے دائیں ہاتھ سے کھانا'۔ کہتے ہیں میں نے اس نصیحت کو پلے باندھ لیا اور ساری عمر پھر کبھی پلیٹ میں ادھر ادھر ہاتھ نہیں دوڑائے اور جو میرے سامنے ہوتا تھا وہی کھاتا تھا اور دائیں ہاتھ سے کھاتا تھا اور بسم اللہ پڑھ کر کھاتا تھا۔ بسم اللہ پڑھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بسم اللہ سے کھانا حلال ہو جائے گا بلکہ محض اللہ کو یاد کرنا ہے کہ اللہ کے حکم سے ہمیں یہ سب کچھ عطا ہوا ہے، اس کی نعمتیں ہیں۔ بعض لوگوں کو بسم اللہ پڑھنے کی ایسی عادت ہوتی ہے کہ وہ شراب پر بھی بسم اللہ پڑھ

لیتے ہیں۔ تو شراب ان کی بسم اللہ سے مسلمان نہیں ہو سکتی۔ نہ اس بسم اللہ کا ان کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے بلکہ گستاخی ہے یہ بسم اللہ۔ کئی دفعہ سیاسی لوگوں سے مجھے واسطہ پڑا ہے بچپن میں، جوانی میں اور میں نے خود دیکھا ہے ایک صاحب کو، اب اس کا نام بتانا مناسب نہیں وہ اپنے لیڈر کو کہہ رہا تھا، وہ اس کو شراب پیش کر رہا تھا۔ وہ اس کو کہہ رہا تھا سائیں بسم اللہ کرو، بسم اللہ کرو۔ کہ پہلے تم بسم اللہ کرو، شروع کرو پھر میں بھی شروع کرتا ہوں۔ اب جو مرضی بزرگ بنتے پھریں میں نے جو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ میں صحیح بیان کر رہا ہوں۔

ایک روایت حضرت ابو ہریرہؓ کی ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حسن بن علی (اپنے نواسے) کو چوما تو پاس بیٹھے اقرع بن حابس تمیمی نے کہا کہ میرے تو دس بچے ہیں لیکن مَیں نے کسی کو کبھی نہیں چوما۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ (بخاری کتاب الادب باب رحمة الولد و تقبیله و معانقته)

بچوں کو چومنا اور بچوں کو پیار دینا یہ سنت ہے۔ مگر اتنا پیار نہیں دینا چاہئے کہ وہ ان کے لئے وبال جان بن جائے اور اسی طرح جب اپنے بچوں پر پیار آتا ہے تو دوسرے بچوں پر بھی پیار آنا چاہئے۔ یہ محض ناجائز خیال ہے کہ اپنے بچوں کو تو پیار کرو، دوسروں کو نہ کرو۔ بچہ معصوم خود پیار چاہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے بچوں کو بھی پیار دیتے تھے اور دوسرے بچوں کو بھی پیار دیا کرتے تھے اور بچپن سے پیار دینا بھی بچوں کی تربیت کے لئے بڑا ضروری ہے۔

ایک اور روایت الادب المفرد للبخاری سے ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک چھوٹا بچہ بھی تھا۔ وہ اسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس سے رحم کا سلوک کرتے ہو؟ اس پر اس نے جواب دیا: جی حضور۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اللہ تم پر اس سے بہت زیادہ رحم کرے گا جتنا تم اس بچے پر کر رہے ہو۔ وہ خدا ارحم الراحمین ہے"۔ اللہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ (الادب المفرد للبخاری باب رحمة العیال)

ایک اور روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہے کہ میں نے فاطمہؓ سے بڑھ کر شکل و صورت، چال ڈھال"۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر شکل و صورت، چال ڈھال" اور گفتگو میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جب کبھی حضورؐ سے ملنے آتیں تو حضورؐ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر چومتے، اپنے بیٹھنے کی جگہ پر ان کو بٹھاتے۔ اسی طرح جب حضور ملنے کے لئے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں۔ حضورؐ کے دست مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر حضورؐ کو بٹھاتیں۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی القیام)

بخاری کتاب الزکوٰۃ سے یہ روایت لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک غریب عورت میرے پاس آئی جس نے اپنی دو بچیاں اٹھا رکھی تھیں۔ میں نے ان کو تین کھجوریں دیں۔ اس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دے دی اور ایک کھجور کھانے کے لئے اپنے منہ میں ڈالنے لگی لیکن یہ کھجور بھی اس کی بیٹیوں نے مانگ لی۔ اس پر اس نے اس کھجور کے جسے وہ کھانا چاہتی تھی دو حصے کئے اور دونوں کو ایک ایک حصہ دے دیا۔ مجھے اس کی یہ ادا بہت پسند آئی اور میں نے اس کا ذکر آنحضرت ﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت واجب کر دی۔ یا یہ فرمایا کہ اس (شفقت) کی وجہ سے اسے آگ سے آزاد کر دیا۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرة)

تو بچوں سے پیار کرنا یہ محض اپنے قلبی جذبات کا اظہار ہی نہیں بلکہ اللہ کو بچے اتنے پیارے ہیں کہ ان سے پیار بھی اللہ کو پیارا لگتا ہے۔ اب ماں نے اپنے طبعی جذبے سے ان بچیوں کے لئے قربانی دی لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ ادا پسند آئی اور جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ایسی ماؤں پر جو بچپن سے بچوں سے محبت کا سلوک کرتی ہیں ان پر جہنم حرام کر دی جاتی ہے۔

ایک دوسری روایت کا ترجمہ یہ ہے۔ ابو رافع بن عمرو الغفاری کے چچا سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ابھی بچہ ہی تھا تو انصار کی کھجوروں پر پتھر مار مار کر پھل گرایا کرتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ یہاں ایک لڑکا ہے جو ہماری کھجوروں کو پتھر مارتا ہے اور پھل گراتا ہے۔ چنانچہ مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے پوچھا "اے لڑکے تو کیوں کھجوروں کو پتھر مارتا ہے؟" میں نے عرض کیا کہ "تاکہ میں کھجوریں کھا سکوں"۔ فرمایا "آئندہ کھجور کے درخت کو پتھر نہ مارنا ہاں جو پھل گر جائے اسے کھا لیا کر"۔ پھر آپؐ نے میرے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور دعا دی کہ "اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهٗ" کہ اے میرے اللہ! اس کا پیٹ بھر دے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۳۱ مطبوعہ بیروت)

اس روایت میں کئی ایسی باتیں ہیں جو ہمارے لئے نصیحت ہیں۔ ایک تو یہ کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس بچے کو خود پکڑ کر مارا نہیں۔ یہ بھی ایک بہت ہی ضروری عادت ہے کیونکہ اگر دوسرے بچے کو پکڑ کر مارا جائے تو اس سے تو بہت خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بہت بڑے فسادات کی جڑ یہ بیماری ہے۔ کسی بچے کو شرارت کرتے دیکھا تو بجائے اس کے کہ اس کے ماں باپ تک بات پہنچائیں اس وقت پیار سے روک دیں، خود ہاتھ اٹھا لیتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں بڑے بڑے فسادات برپا ہو جاتے ہیں۔ تو صحابہ کی یہ عادت نہیں تھی۔ جانتے تھے کہ کون بچہ ہے لیکن اس کی شکایت آنحضرت ﷺ کے پاس کی اور حضور اکرم ﷺ نے بھی بڑے پیار سے اس سے پوچھا تو اس کے اس جواب پر کہ میں کھجوریں کھا سکوں اس لئے کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پتھر نہ مارو۔ جو خود بخود نیچے گر جائے اس کو کھا لیا کرو۔ اب بظاہر اس روایت کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض روایات سے ایک تضاد سا دکھائی دیتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ پھل اگر گر بھی جائے تو مالک کی اجازت کے بغیر نہیں کھانا۔ اور اس میں ہے کہ وہ کھا لیا کرو۔ دراصل یہ بات لوگ بھول جاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تو سب صحابہ مالک ہی سمجھتے تھے اور آپ کا اجازت دینا ان سب کا اجازت دینا تھا۔ یہ ناممکن تھا کہ حضور کے لفظ کو سن کر وہ فدا نہ ہوں اور اپنا ہی معاملہ سمجھیں۔ پس اس بچے کو جو اجازت دی گئی یہ رسول اللہ ﷺ کا بھی اپنے صحابہ پر کتنا اعتماد تھا۔ جانتے تھے کہ یہ مجھ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں اور مجھے باپ سے بھی بڑھ کر سمجھتے تھے۔

ایک روایت صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام سے لی گئی ہے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر جھانکا اور فرمایا: کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں تو دیکھ رہا ہوں کہ فتنے تمہارے گھروں میں بارش کی طرح گر رہے ہیں۔

ایک انسان اونچی جگہ کھڑا ہو تو وہ زیادہ دور تک دیکھ سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ٹیلے پر چڑھنا یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آنحضور ﷺ آنے والی نسلوں کو بھی دیکھ رہے تھے۔ یعنی آپؐ کی نگاہ دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور یہ بنیادی حکمت کی بات ہے۔ یہ نظر انداز نہیں کرنی چاہئے۔ ورنہ اس حدیث کی سمجھ نہیں آئے گی اور یوں لگے گا جیسے صحابہ پر فتنے نازل ہو رہے تھے اور ان کے گھروں میں بارش کی طرح گر رہے تھے۔ ہرگز نہیں۔ مراد یہ ہے کہ آئندہ ایسی نسلیں آنے والی ہیں جن کو اپنے بچوں کی صحیح تربیت کی توفیق نہیں ملے گی۔ ان پر بارش کی طرح فتنے نازل ہونگے۔ اور یہ حدیث آج کل اطلاق پا رہی ہے۔ آج کل بچوں کی تربیت میں وہ کوتاہیاں کی جا رہی ہیں جن کے نتیجہ میں پھر ان کے لئے فتنے پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت جابر بن سَمُرة کی ترمذی کتاب البرّ والصِلة میں یہ روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کا اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنا صدقہ دینے سے زیادہ بہتر ہے۔

صدقہ دینا تو بہت اچھا ہے مگر اولاد کی تربیت سے لامتناہی سلسلہ صدقات کا شروع ہو جاتا ہے۔ اچھی تربیت والی اولاد جو آئندہ کے لئے نیکی کا موجب بنتی ہے وہ صدقہ دیتی ہے اور اس کی اولاد آگے اولاد اور یہ محبت کا سلسلہ نسلاً بعد نسل چلتا ہے۔ پس یہ معنے ہیں کہ ایک صدقہ تم دے دو وہ تو وہیں رک جائے گا مگر اولاد کی تربیت اچھی کرو گے تو اولاد تمہارے لئے ایک صدقہ جاریہ ثابت ہو گی۔

• ایک حدیث سنن ابی داؤد سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس کی ایک بیٹی ہو پھر وہ اسے زندہ درگور نہ کرے، نہ ہی اس کی تذلیل کرے اور اپنے (دیگر) بچوں کو یعنی لڑکوں کو اس پر ترجیح نہ دے تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الأدب)

زندہ درگور کا تو اب وقت نہیں رہا مگر زندہ درگور روحانی معنوں میں لوگ کر دیا کرتے ہیں۔ اپنی بچیوں کی بدتربیت کے ذریعہ یا ان کی تربیت سے غافل رہنے کی وجہ سے عملاً ان کو زندہ درگور ہی کر دیتے ہیں۔ پس یہ حدیث بھی پرانے زمانہ پر صرف اطلاق نہیں پاتی اس زمانہ پر بھی اطلاق پا رہی ہے۔ "وہ نہ ہی اس کی تذلیل کرے"۔ بہت سی بچیاں شکایت کرتی ہیں کہ ہمارے ماں باپ بڑی ذلت سے ہم سے سلوک کرتے ہیں، حقیر جانتے ہیں۔ اور وہ اس کی وجہ سے نفسیاتی مریضہ بن جاتی ہیں۔ اور عمر بھر ان کو یہ روگ لگ جاتا ہے تو ماں باپ کو اپنے بچوں سے بھی بہت پیار کا سلوک کرنا چاہئے۔ بعض دفعہ اگر کسی کے بیٹیاں ہی ہوں اور بیٹا نہ ہو تو جو بد خلق والا ہے وہ بیوی کو بھی طعنے دیتا رہتا ہے اور بچی کو بھی۔ تو یہ بہت ہی گندی رسمیں ہیں جو بدبختی سے ہمارے ملک میں بہت پائی جاتی ہیں۔ یہ شکر ہے کہ کم سے کم یورپ اور انگلستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ گندگی نہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس نصیحت پر خوب غور کریں کہ 'نہ ہی اس کی تذلیل کرے'۔ اور اگر

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

لڑکے ہوں تو لڑکیوں کو اس پر ترجیح نہ دے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمادے گا۔

ایک حدیث مسلم کتاب البرّ و الصلۃ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچ جائیں تو قیامت کے روز مَیں اور وہ اکٹھے آئیں گے (اس پر) حضورؐ نے اپنی انگلیوں کو باہم بھینچ کر دکھایا کہ اس طرح اکٹھے ہونگے۔

اب یہاں دو ہوں یا چار ہوں یہ بحث نہیں مگر دو کی تربیت میں ایک کی تربیت کے علاوہ کیا بات ہے۔ جب دو کا ذکر فرمایا گیا یا دو سے زیادہ ہوں تو مطلب یہ ہے کہ دو بچیاں ایک دوسرے سے نمونہ پکڑتی ہیں اور اگر بڑی بچی کی اچھی تربیت ہو تو دوسری کی بھی ساتھ ہی صحیح تربیت ہو جاتی ہے اور دونوں کی تربیت پر ماں باپ کو متوجہ ہونا چاہئے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی بچیوں کی تربیت بہت پیار سے کرتے تھے اور بہت اچھی تربیت کرتے تھے تو گویا آپ کا اسوہ انہوں نے اپنالیا۔ اس پہلو سے فرمایا ہے کہ جنت میں مَیں اور وہ اس طرح دو جڑی ہوئی انگلیوں کی طرح ہونگے۔

ابن ماجہ ابواب الادب سے یہ روایت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا مَیں تمہیں بہترین صدقہ کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ تمہاری مطلقہ یا بیوہ بیٹی جس کا تمہارے سوا اور کوئی کمانے والا نہ ہو اس کی ضروریات کا خیال رکھنا بہترین صدقہ ہے۔

(ابن ماجہ ابواب الادب باب برّ الوالد والاحسان الی البنات)

اب یہ بہت ہی اعلیٰ درجہ کی نصیحت ہے۔ کئی لوگ اپنی مطلقہ یا بیوہ بیٹیوں کا خیال نہیں کرتے مگر حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سب سے زیادہ تمہارے صدقہ یعنی تمہاری طرف سے حسن و احسان کی محتاج ہیں اور حقدار ہیں۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھنا بہترین صدقہ ہے۔ ایک طرف تو یہ نصیحت ہے ماں باپ کو کہ وہ اپنی مطلقہ اور بیوہ بیٹیوں کا بھی خیال رکھیں ان پر ہر طرح سے خرچ کریں۔ اور دوسری طرف پاکستان سے بعض بچیاں شکایت کرتی ہیں جو بالکل برعکس معاملہ ہے۔ ایک بچی نے بڑا ہی دردناک خط لکھا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ میں تو بیٹھی بوڑھی ہو رہی ہوں اور ماں باپ میری کمائی کھا رہے ہیں اور میری کمائی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور یہ دیکھیں کتنا بڑا ظلم ہے۔ بالکل برعکس معاملہ ہے۔ بجائے اس کے کہ اپنی بچیوں کو پالیں جو ضرورت مند ہوں وہ الٹا ان کی کمائی پر بیٹھے براجمان ہیں اور ان کی کمائیاں کھا رہے ہیں اور یہ دیکھتے نہیں کہ ان کی زندگی خراب ہو رہی ہے۔ مستقبل خراب ہو رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو عقل دے۔ ایسے لوگ واقعۃً ملتے ہیں آج کل بھی۔ کسی بچی نے مجھے لکھ دیا لیکن ہر بچی مجھے لکھا تو نہیں کرتی۔ مگر ایسے ماں باپ بہت ہیں دنیا میں۔

ایک سنن ابوداؤد میں روایت ہے حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اُس کی شادی کی ہے اور یہ شادی اُسے ناپسند ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اُسے اختیار دیا (کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو قائم رکھے اور اگر چاہے تو اسے ردّ کردے)۔ (سنن ابی داؤد باب فی البکر یزوجھا ابوھا و لایشارھا)

یہ بھی ایک خرابی ہے جو آج کل بھی جاری ہے اور مجھے کل پرسوں ہی ایک بچی کا خط آیا کہ میرے ماں باپ نے زبردستی جرمنی میں میری ایک جگہ شادی کی ہوئی ہے اور غالباً اس خیال سے کہ میں غیر ملک میں چلی جاؤں گی اور بہت خوش رہوں گی۔ لیکن میرا دل بالکل نہیں مان رہا۔ دعا استخارہ کرتی ہوں لیکن طبیعت میں بے حد تردّد ہے۔ تو وہ مجھ پر زبردستی کر رہے ہیں۔ میں نے اصلاح و ارشاد کو لکھا ہے کہ فوری طور پر توجہ کریں۔ کوئی حق نہیں ہے ماں باپ کا اپنی بیٹیوں کی مرضی کے خلاف شادی کرنا۔ پوری تحقیق کرنی چاہئے اور اکثر ماں باپ کو جب سمجھایا جاتا ہے تو اللہ کے فضل سے وہ سمجھ بھی جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو منگنی چھوڑ نکاح کا بھی ایک ذکر کیا ہے کہ اگر نکاح بھی ہو چکا ہو تو پھر بھی اس کو اختیار ہے چاہے تو رد کردے، چاہے تو قبول کرے۔

ابن ماجہ ابواب الادب باب برّ الوالد میں مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔ ہمارے بعض رواجوں کے مطابق بعض لوگوں میں خاص طور پر یو۔پی۔ میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ بچوں سے عزت سے پیش آتے ہیں۔ ان کو آپ کرکے مخاطب کرتے ہیں اور یہ ایک رسم وہاں چلی ہوئی ہے مگر ہے بہت پیاری رسم۔ بچوں کو اگر آپ نہیں کہہ سکتے تو کم سے کم پیار سے تو مخاطب کریں۔ ان کے دل میں یہ خیال ہو کہ میرا احترام ہے اور یہی احترام پھر آگے جاکر آپ کے لئے ان کے دلوں میں پیدا ہوگا۔

ترمذی ابواب البرّ والصّلۃ میں مروی ہے کہ حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہو۔ وہ ساری عمر اس کے کام آئے گا۔ مال و دولت دینا، دعا کرنا دہ تو اس نیت کے ساتھ کہ اس کے حق میں بہتر ہو کوئی حرج نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں میں ہے 'دے ان کو عمر و دولت'۔ مگر وہ دولت جوان کے پاؤں کی جوتی ہو وہ دولت ان پر سوار نہ ہو جائے۔ پس اس پہلو سے بچوں کے لئے دولت مانگنا بھی ٹھیک ہے مگر اس نیت کے ساتھ کہ وہ دولت بچے آگے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے ہوں۔

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمر ابن الخطاب رضوان اللہ علیہم سے مروی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ابرار کو اللہ تعالیٰ نے ابرار اس لئے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے والدین اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ جس طرح تم پر تمہارے والد کا حق ہے اسی طرح تم پر تمہارے بچے کا حق ہے۔

یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیاری پیاری نصیحتیں تھیں جو سیدھا دل میں گڑ جاتی ہیں۔ دل سے نکلتی ہیں دل میں اتر جاتی ہیں۔ سادہ لفظ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی نصیحت کا یہ انداز ہے کہ تھوڑی سی باتوں میں بہت سی باتیں کہہ جاتے ہیں اور غوطہ لگا کر اس کے اندر چھپے ہوئے موتیوں کو تلاش کرنا پڑتا ہے۔ تو اس پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی غور کیا اور اس میں چھپے ہوئے موتیوں کو نکال کر ہمارے سامنے اس کو آسان کرکے پیش کردیا۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

"حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ میں بچہ تھا، جوان ہوا، اب بوڑھا ہوگیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے"۔

یہ بات بھی ایسی ہے کہ جس کو جماعت احمدیہ میں ہر گھر میں مشاہدہ کیا گیا ہے کہ بہت سے غریب ماں باپ بے حد قربانیاں کرنے والے وہ اللہ کے حضور حاضر بھی ہو چکے ہیں اور ان کی اولادیں دنیا میں بڑے بڑے اعلیٰ مراتب پر فائز ہیں۔ خدا تعالیٰ نے غریبوں کی اولادوں میں اتنی دولت دی ہے کہ ان کو سمجھ نہیں آتی کہ خرچ کیسے کریں۔ بہر حال اکثر وہی ہیں جو خدا کی راہ میں ہی خرچ کرتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جو بات ہے یہ حضرت داؤد کی زبور سے لی ہے جو آپ بیان کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم نے تو سات پشتوں تک پھر بھو کا مرتے نہیں دیکھا۔ تو اچھی تربیت کریں اور دولت کے لئے بے شک دعا کریں مگر اس شرط کے ساتھ جو میں نے بیان کی ہے اور یقین رکھیں کہ خدا متقیوں کی اولاد کو ضائع نہیں کرتا۔ اس کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو"۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۹)

ایک اور روایت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بیان کرتے ہیں:

"پھر ایک اور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں"۔

یہ جو فرمایا ہے کبھی نہیں دیکھا گیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اولاد کی بے انتہا خواہش، جاہلانہ خواہش رکھتے ہیں۔ ان کا ذکر فرما رہے ہیں ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا عمل اور آپ کے صحابہ کا عمل بالکل برعکس تھا اس بات سے کہ وہ اپنی اولاد کے نیک چلن کے بارہ میں بالکل بے پرواہ ہوں۔ پس 'کبھی نہیں دیکھا گیا' سے یہ مراد نہیں کہ ایسے نیک لوگ نہیں ہوتے جو اولاد کی اچھی تربیت نہیں کرتے۔ پھر یہ بھی فرمایا: 'نہ کبھی انکے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں"۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا سلوک تو یہ تھا کہ اپنی اولاد کے پیدا ہونے سے پہلے بھی ان کے لئے دعائیں کی ہیں۔ بہت پہلے سے دعائیں شروع کی ہوئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعائیں کی تھیں تو کہاں حضرت ابراہیمؑ کا زمانہ، کہاں رسول اللہ ﷺ۔ کتنا فاصلہ ہے سالوں کا مگر وہ دعائیں دیکھو کیسی قبول ہوئیں۔ پس اپنی اولاد کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کے لئے دعا کیا کرو۔ فرمایا:

"میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے

ارشاد نبوی ﷺ

خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان-248-1652, 248-5222

رہائش-243-0794, 27-0471

ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں .... یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اَقْرَب تعلقات کو نہیں سمجھتا، جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ یعنی خدا تو ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرمادے۔ اور یہ تب ہی میسر آسکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہو گا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے"۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۵ صفحہ ۱۰ تا ۱۲: ۲۴/ستمبر ۱۹۰۱ء)

وَ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا سے مراد یہ ہے کہ آگے نسلاً بعد نسلٍ متقی پیدا ہوتے چلے جائیں۔ ان کا پیشوا بن جائیں۔ امام جو سب سے آگے ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ان معنوں میں امام تھے کہ آپ کے بعد نسلاً بعد نسلٍ آپ کی نیکیاں جاری رہنی تھیں۔

پھر فرماتے ہیں:

"جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے، بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیّئات رکھنا جائز ہو گا"۔ یعنی نیک باقیات نہیں بلکہ بد باقیات۔ "لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہو گا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنادے۔ تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہو گی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہو گی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں۔ لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے"۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۵ صفحہ ۱۰ تا ۱۲۔ ۲۴/ستمبر ۱۹۰۱ء)

سب سے ضروری بات اس نصیحت میں یہی ہے کہ ماں باپ جو اولاد کے لئے دعائیں بھی کرتے ہونگے، خواہش بھی رکھتے ہونگے کہ نیک ہوں۔ اگر خود نیک نمونہ نہ دکھائیں، گھر میں دنگا فساد ہو، گندی زبان ہو تو بچوں کو گھر کے دباؤ میں رہنے کے نتیجہ میں اگر وہ عادت نہ بھی پڑے یعنی وہ عادت ماں باپ کے سامنے ننگی نہ ہو مگر باہر جائیں گے تو چھپ کر پھر گالیاں دیں گے۔ ماں باپ یہی سمجھتے ہیں کہ ان کی تربیت اچھی ہو رہی ہے، ہم ان کو دبا کر رکھ رہے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ بچہ ماں باپ کے اندرونے کو سمجھتا ہے۔ اگر ماں باپ بچے کے ساتھ وہ سلوک کریں جو دل سے چاہتے ہیں تو پھر خود بھی ویسا بنیں۔ جب خود ویسا بنیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے بچوں کو پھر نیک بناتا ہے اور انہی نیکیوں کے ساتھ وہ جوان ہوتے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اولاد کا فتنہ بھی بہت سخت ہوتا ہے۔ اکثر لوگ مجھے گھبرا کر خط لکھتے رہتے ہیں کہ آپ دعا کریں کہ میری اولاد ہو۔ اولاد کا فتنہ ایسا سخت ہے کہ بعض نادان اولاد کے مر جانے کے سبب دہریہ ہو جاتے ہیں۔ بعض جگہ اولاد انسان کو ایسی عزیز ہوتی ہے کہ وہ اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا شریک بن جاتی ہے۔ .... بعض بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہیں تو وہ ماں باپ کے واسطے سلب ایمان کا موجب ہو جاتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۸۴)

پھر فرماتے ہیں:

"ہم نے تو اپنی اولاد وغیرہ کا پہلے ہی سے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ یہ سب خدا تعالیٰ کا مال ہے اور ہمارا اس میں کچھ تعلق نہیں اور ہم بھی خدا تعالیٰ کا مال ہیں۔ جنہوں نے پہلے ہی سے فیصلہ کیا ہوتا ہے ان کو غم نہیں ہوا کرتا"۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۰۹)

پھر فرماتے ہیں:

"دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجبِ ابتلا ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی اولاد کی وجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پابہ زنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہئے۔ اس کی خاطر داری کرنی چاہئے۔ اس کی دلجوئی کرنی چاہئے مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہئے۔ اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا ضروری ہے"۔ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۹۰)

پھر فرماتے ہیں:

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے، گویا بد مزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقتِ مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سُبک سر اور طائش العقل ہر گز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴)

یہ آخری روایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملفوظات جلد دوم سے لی گئی ہے۔ اس کے بعد کچھ روایتیں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی اور بعض حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بچوں سے سلوک کے بارہ میں ہیں۔ وہ اب وقت نہیں رہا۔ پھر آئندہ خطبہ میں بیان کر دیں گے۔ اس روایت کے بعد میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔

"ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کرواتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہو گا وقت پر سرسبز ہو جائے گا"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵)

یہاں ایک بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ نرمی کے ساتھ اپنے گھر میں بچوں کو شرارتوں سے ٹوکنا ایک ایسی عادت ہے کہ اس کے نتیجہ میں بچے پھر دوسروں کے گھروں میں بھی جا کر شرارتیں نہیں کرتے۔ لیکن بعض ماں باپ عجیب خصلت رکھتے ہیں۔ اپنے گھر میں اپنی چیزوں کے نقصان پر تو ان کو بہت غصہ چڑھتا ہے اور وہ بچوں سے بہت سختی کرتے ہیں۔ مگر وہی بچے جب دوسرے کے گھر جائیں تو ان کی قیمتی چیزیں بھی توڑ پھوڑ کر پھینک دیں تو ان کو روکتے نہیں۔ ایسے ماں باپ کو چاہئے ہی نہیں کہ بچوں کو لے کر دوسروں کے گھروں میں جائیں اور اگر جائیں تو ان کو پکڑ کر اپنے پاس بٹھا کر رکھیں۔ اس وقت کی جو سختی ہے اس کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ نہیں فرما رہے۔ پس اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری نصیحت کے بعد میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں اور جو روایات رہ گئی ہیں ان کو انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں یا کسی اور موقعہ پر پیش کیا جائے گا۔

● مکرم امیر احمد صاحب در کوری چنتہ کنٹہ اچانک منہ پر لقوہ کا حملہ ہو جانے سے بیمار ہیں شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے۔ اسی طرح پریشانیوں کے ازالہ اور دینی دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(اعانت بدر =/50 روپے) (نصیر احمد خادم چنتہ کنٹہ)

ضروری تصحیح:۔ گزشتہ شمارہ نمبر ۲۰،۲۱ میں صفحہ ۲۴ پر حضور انور کے خلاصہ خطبہ جمعہ میں ہوا تاریخ چھوٹ گئی ہے یہ خطبہ ۱۲/ مئی ۲۰۰۰ کا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ شکریہ (ادارہ)

درخواست دعا

● میرے بڑے بھائی مکرم منور احمد آف محبو بنگر کا پیٹ کا آپریشن ہوا ہے۔ ڈاکٹروں نے حالت سیریس بتائی ہے موصوف کے دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ کامل صحت و سلامتی اور والدہ اور بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی دینی دنیوی ترقیات اور حصول رضائے الٰہی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناصر احمد آری)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

بقیہ:درس القرآن از صفحہ اول

کے وارث لوگوں کا نقشہ ہے کہ وہ ایسے ذلیل وخوار ہیں جیسے بندر۔وہ ایسے شہوت پرست اور بے حیا ہیں جیسے خنزیر۔اس سے اندازہ کرو ان لوگوں کا جو پڑھے لکھے نہ تھے ،جو موسیٰ کی گدی پر نہ بیٹھے ہوئے تھے۔پھر یہ تو ان کے اخلاقِ بد،عاداتِ بد یا عزت وذلت کی حالت کا نقشہ ہے..........."۔

(الحکم ۱۰/ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ۸۔ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "یہ ضرور نہیں کہ آنے والے کا نام درحقیقت عیسیٰ بن مریم ہی ہو بلکہ احادیث کا مطلب یہ ہے کہ خداتعالیٰ کے نزدیک قطعی طور پر اس کا نام عیسیٰ بن مریم ہے۔ جیسے یہودیوں کے نام خدائے تعالیٰ نے بندر اور سؤر رکھے اور فرمایا دیا۔وَجَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَالۡخَنَازِيۡرَ ایسا ہی اس نے اس امت کے مفسد طبع لوگوں کو یہودی ٹھہرا کر اس عاجز کا نام مسیح ابن مریم رکھ دیا اور اپنے الہام میں فرمادیا وَجَعَلۡنٰكَ الۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ"۔(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۹)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہاں یادرکھنا چاہئے کہ خداتعالیٰ نے اس آیت میں وَجَعَلَ مِنۡهُمۡ فرمایا ہے یعنی ان میں سے بعض کو بندر اور سؤر بنادیا۔ جَعَلَهُمۡ نہیں فرمایا۔اس سے الٰہی کلام کی عظمت اور صداقت کا پتہ چلتا ہے۔

آیت نمبر ۶۲: "وَ اِذَا جَآءُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا.......الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کل بھی بعض اس قسم کے یہودی منافق ہیں جو بظاہر احمدی ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض تو باہر نکلنے کے لئے شامل ہوتے ہیں تاکہ اپنے اسی کفر کے ساتھ ہی باہر نکل جائیں اور بعض جماعت کے اندر کے راز لینے کے لئے ہوتے ہیں۔اندرونی راز تو جماعت کے کوئی ہیں ہی نہیں لیکن بہر حال ایسے چالاکوں کا پتہ بھی چل جاتا ہے۔ مثلاً بعض دفعہ فیکس آجاتی ہے کہ میں بہت مخالف ہوتا تھا اب خدا کے فضل سے مجھ پر صداقت کھل گئی ہے۔ آپ سے ملنے کو بہت دل کرتا ہے۔ آپ مجھے جلدی سے خرچ دے کر بلالیں۔

آیت نمبر ۶۵: " وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ يَدُاللّٰهِ مَغۡلُوۡلَةٌ.......الخ"۔ علامہ ابن جریر الطبری لکھتے ہیں کہ "یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خبر ہے یہود کی ان جسارتوں پر جو وہ اپنے رب کے بارہ میں کرتے تھے کہ خدا کی طرف ایسی صفات منسوب کرتے تھے جو اس میں نہیں.......اور اس آیت کے ذریعہ ان کی سرزنش کی گئی ہے اور اس میں خدا نے اپنی طرف سے اپنے نبی کی تعریف کی ہے........"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "یہود نے کہا کہ خدا کا ہاتھ باندھا ہوا ہے یعنی جو کچھ ہے انسان کی تدبیروں سے ہوتا ہے اور خدا اپنے قادرانہ تصرفات سے عاجز ہے۔ سو خدا نے ہمیشہ کے لئے یہودیوں کے ہاتھ کو باندھ دیا ہے تا اگر ان کے فکر اور ان کی تدبیریں کچھ چیز ہیں تو ان کے زور سے دنیا کی حکومتیں اور بادشاہتیں حاصل کرلیں"۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص ، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۴۹)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ خداتعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ وَاَلۡقَيۡنَا بَيۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ اس لئے ہمارے مخالف مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ آخری زمانہ میں ایک خونی مہدی ظاہر ہوگا جو تمام عیسائیوں کو ہلاک کردے گا اور زمین کو خون سے بھر دے گا اور یہ کہ جہاد اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک وہ ظاہر نہ ہو اور اپنی تلوار سے ایک دنیا کو ہلاک کر دے، ہرگز درست نہیں اور قرآن کریم کے اس نص صریح کا مخالف ہے۔

آیت نمبر ۶۷: "وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اَقَامُوا التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ.....الخ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں بھی خداتعالیٰ نے سب یہود کو موردِ الزام نہیں ٹھہرایا ہے بلکہ یہی فرمایا ہے کہ ان میں سے ایک گروہ میانہ رو ہے۔

آیت نمبر ۶۸: "يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ........الخ۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ کی حفاظت کی خاطر پہرہ دیا جاتا تھا یہاں تک کہ آیت وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ نازل ہوئی۔اس پر آنحضرتؐ نے اپنے خیمہ سے سر باہر نکالا اور (پہرہ دینے والے) صحابہؓ سے فرمایا "اے لوگو! چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کی ذمہ داری لے لی ہے"۔(سنن الترمذی کتاب التفسیر ۔ تفسیر سورۃ المائدہ،

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی ذات سے فرمایا تھا۔ خلفاء کو یہ غلطی لگی کہ انہوں نے اس سے خلفاء کی حفاظت کی ذمہ داری مراد لے لی۔ اس غلطی کی وجہ سے بعض خلفاء پر قاتلانہ حملے بھی ہوئے اور نقصان ہوا۔

اسی طرح حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ میں بھی خلفاء کی حفاظت کی ذمہ داری کا وعدہ گو خداتعالیٰ نے براہ راست تو نہیں فرمایا اگرچہ حفاظت خداتعالیٰ فرماتا ہے لیکن احتیاطی تدابیر بہر حال کرنی ضروری ہوتی ہیں،جو کی جاتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ شیعہ مفسر یہاں بھی حضرت علیؓ کو درمیان میں لے آتے ہیں کہ خداتعالیٰ نے اپنی نبی کو حکم دیا تھا کہ علی مرتضیٰ کو اپنی بجائے کل آدمیوں پر حاکم مقرر کردیں اور لوگوں کو بھی اس امر سے مطلع کردیں۔ لیکن آنحضورؐ (نعوذ باللہ) اس اندیشہ سے کہ یہ امر میرے صحابہ میں سے ایک گروہ کو ناگوار گزرے گا،رک گئے۔ حضور نے فرمایا یہ نہایت لغو اور گستاخانہ استنباط ہے۔

حضور نے فرمایا کہ باوجود انتہائی مخالفت اور دشمنوں کی ہر طرح کی کوششوں کے آنحضورؐ کا محفوظ رہنا اور قتل نہ کیا جانا بہت بڑا معجزہ ہے جو قرآن کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

"آنحضرتؐ کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی ہے کہ وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔اور پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخرزمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا"۔

(بدر جلد ۴ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۴/ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

چنانچہ یسعیاہ باب ۴۲ آیت ۶ میں ہے "میں خداوند نے تجھے صداقت سے بلایا۔ میں ہی تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تیری حفاظت کروں گا اور لوگوں کے عہد اور قوموں کے نور کے لئے تجھے دوں گا"۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا ظاہری تدابیر بہر حال کرنی ضروری ہوتی ہیں اور خدا کی تقدیر کو آزمانا نہیں چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"خدا نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور اس پر ہمارا ایمان ہے۔وہ وعدہ وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کا ہے۔ پس اسے کوئی مخالف آزمالے اور آگ جلا کر ہمیں اس میں ڈال دے، آگ ہرگز ہم پر کام نہ کرے گی اور وہ ضرور ہمیں اپنے وعدہ کے موافق بچالے گا۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم خود آگ میں کودتے پھریں۔یہ طریق انبیاء کا نہیں۔خداتعالیٰ فرماتا ہے 'وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَيۡدِيۡكُمۡ اِلَى التَّهۡلُكَةِ' (البقرہ:۱۹۶) پس ہم خود آگ میں دیدہ دانستہ نہیں پڑتے بلکہ یہ حفاظت کا وعدہ دشمنوں کے مقابلہ پر ہے کہ اگر وہ آگ میں ہمیں جلانا چاہیں تو ہم ہرگز نہ جلیں گے"۔ (البدر جلد ۲ مورخہ ۱۶/دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۷۳)

حضور نے فرمایا کہ بعض جاہل علماء نے انگلستان میں بھی مباہلہ کے چیلنج کے جواب میں مجھے کہا کہ آپ اور میں دونوں کسی ایک بلند عمارت پر چڑھ جاتے ہیں اور وہاں سے چھلانگ لگاتے ہیں۔ پہلے آپ چھلانگ ماریں اگر آپ زندہ بچ گئے تو پھر میں بھی چھلانگ ماروں گا۔ میں نے کہا کہ تم تو وہی شیطان لگتے ہو جو مسیحؑ کو پہاڑی پر لے گیا تھا اور چھلانگ مارنے کا کہا۔ مسیحؑ نے کہا کہ مجھے پتہ چل گیا ہے کہ تم ہی شیطان ہو۔

آیت نمبر ۷۰: "اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا ....الخ"۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے معنی یوں کئے ہیں کہ "یعنی جو لوگ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور جو لوگ یہود و نصاریٰ اور ستارہ پرست ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ "فرمایا کہ وہ جو اللہ پر ایمان لاتے اور آخرت پر اور نیک عمل کرتے ہیں ان پر زمانہ آتا ہے کہ لَاخَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَاهُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ہونگے۔خوف و حزن سے محفوظ ہونگے یعنی آخر اسلام غالب آئے گا......"۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۲/اگست ۱۹۰۹ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۱۷)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجوس ستارہ پرستوں کو بھی کہتے ہیں اور دیگر انبیاء پر ایمان لانے والوں کو بھی مجوس کہا جاتا ہے۔یہاں دوسرے معنی زیادہ مناسب لگتے ہیں۔

آیت نمبر ۷۳: "لَقَدۡ كَفَرَالَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ ....الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں حضرت عیسیٰؑ واضح طور پر تمام بنی اسرائیل کو خواہ وہ خداتعالیٰ کے حقیقی عباد تھے یا نہیں ایک خدا کی عبادت کرنے کا حکم دے رہے ہیں کہ اس اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب ہے۔اس لئے مسیح پر یہ الزام غلط ہے کہ آپ نے اپنی پرستش کا حکم دیا یا خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا۔

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "عیسائیوں میں تین گروہ ہیں (۱) بعض کہتے ہیں کہ خدا ایک ہے۔وہ مسیح کو خداتعالیٰ کی ایک صفت سمجھتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ کہ اللہ اور مسیح ایک ہی ہیں۔(۲) دوسرا گروہ کہتا ہے کہ تین مجسم خدا ہیں۔ان میں سے مسیح ایک ہے۔یہ اقانیم والا گروہ ہے۔(۳) تیسرا گروہ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ والا ہے۔اس وقت یہ لوگ تھے اور اب بھی ایسے لوگ ہیں جو مسیح کو خداتعالیٰ کی صفت مانتے ہیں۔ان کی تردید میں یہ فرمایا ہے۔ آجکل یہ فریق زیادہ ہے اور ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ والے بہت کم ہیں"۔

☆......☆......☆

درس قرآن کریم ۲۱/دسمبر ۱۹۹۹ء۔(سورۃ المائدہ آیت ۷۶ تا ۸۹)

آیت نمبر ۷۶: "مَا الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ اِلَّا رَسُوۡلٌ.........الخ"۔ علامہ فخر الدین رازی كَانَا يَاۡكُلٰنِ الطَّعَامَ کے تحت بیان کرتے ہیں کہ "اس قرآنی بیان سے عیسائیوں کے قول کا بطلان مقصود ہے اور اس کی کئی شکلیں ہیں۔اول ہر وہ شخص جس کی ماں ہو وہ عدم سے وجود میں آنے کی وجہ سے حادث ہے اور جس کی یہ کیفیت ہو وہ مخلوق ہوتا ہے، معبود نہیں۔ دوم وہ دونوں محتاج تھے کیونکہ ان دونوں کو کھانے کی سخت احتیاج ہوتی تھی۔ اور اِلٰہ وہ ہوتا ہے جو ان تمام اشیاء سے مستغنی ہو.........۔ خدا تو تخلیق اور ایجاد پر قادر ہے۔ سو اگر مسیح اِلٰہ ہوتا تو وہ بھوک کی تکلیف کو بغیر کھانے پینے کے اپنے سے دور کرنے کی قدرت رکھتا۔ پس جب وہ اپنے آپ سے اس تکلیف کو دور کرنے کی بھی قدرت نہیں رکھتا تو یہ کس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ تمام جہانوں کا معبود ہے۔ مختصر یہ کہ عیسائیوں کے قول کا فساد بغیر کسی دلیل کے بہت واضح ہے"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امام رازیؒ نے اچھا نکتہ بیان فرمایا ہے۔ اگرچہ انہوں نے یہاں مسیحؑ کی وفات کا واضح ذکر نہیں کیا لیکن ان کے سارے حوالجات سے ثابت یہی ہوتا ہے۔

مَا الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡخَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ.........الخ۔ تفسیر روح المعانی میں علامہ شہاب الدین آلوسی لکھتے ہیں کہ "اس میں رسول کے ایسے اوصاف بیان کئے گئے ہیں جو الوہیت کے منافی ہیں۔ پس پہلے رسولوں کا وفات پا جانا اس امر کے

لئے انذار ہے کہ یہ (مسیح) بھی وفات پا جائیں گے۔ اور یہ الوہیت کے لئے محال ہے یعنی وہ اپنے سے پہلے فوت یافتہ رسولوں کی طرح صرف ایک رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بعض نشانوں کے لئے مخصوص کیا ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں سے سب کو کسی نہ کسی نشان کے لئے خاص کیا ہے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں "مسیح بھی ایک رسول تھا۔ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل کیا کوئی رسول اس سے پہلے اللہ، ابن اللہ، دائمی زندگی والا ہوا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس ایسا ہی یہ بھی ہے جیسے پہلے رسول ہو گزرے۔ یہ مسیح بھی مرچکا"۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۲/اگست ۱۹۰۹ء)

وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ۔ حضور نے فرمایا بعض عیسائی اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ صدیقہ صرف حضرت مریمؑ یعنی مسیحؑ کی ماں ہی تھیں اور باقی سب انبیاء کی مائیں نفس کے تابع تھیں۔ لیکن یہ غلط اعتراض ہے۔ یہ تو مریمؑ پر تہمت کو دُور کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسے واضح فرمایا ہے کہ "قرآن شریف کا کام ہے کہ انبیاء پر سے اعتراضات کو رفع کرے اس لئے اس نے مریم کے حق میں زانیہ کی بجائے صدیقہ کا لفظ رکھا اور مسیح کو مسِّ شیطان سے پاک کہا"۔ "اگر ایک آدمی کو کہا جاوے کہ وہ بھلا مانس ہے تو اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہوتے کہ باقی سب لوگ بھلے مانس نہیں بلکہ بدکار ہیں"۔

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۵۔ ۱۶/اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

آیت نمبر ۷۸: "قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِي دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ.........الخ"۔ امام راغب، مفردات میں لکھتے ہیں "اَلْغُلُوُّ کے معنی کسی چیز کے حد سے تجاوز کرنے کے ہیں۔ اگر یہ (حد سے تجاوز) اشیاء کے نرخ میں ہو تو اسے غَلَاءٌ (گرانی) کہا جاتا ہے اور قدر و منزلت کے بیان میں ہو تو اسے غُلُوٌّ کہتے ہیں۔ اور اگر تیر اپنی حد سے تجاوز کرے تو غَلْو کہتے ہیں"۔

آیت نمبر ۷۹: لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ....الخ"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "داؤد اور عیسیٰ علیہما السلام دو نبی ایسے ہیں کہ ان کو بنی اسرائیل نے بہت دکھ دیا ہے۔ سلیمانؑ کو بھی کافر کہتے تھے مگر ان کی حکومت کی وجہ سے ان کے سامنے نہ بولتے تھے۔ لیکن داؤدؑ کے آخری عمر کے حصہ تک ان کو بہت دکھ دیتے رہے۔ زبور میں حضرت داؤدؑ کا کلام اس بات پر شاہد ہے۔ وہ سب مرثیے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ انسان ان کو پڑھے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیحؑ کو جو دکھ دیا وہ ظاہر ہی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دونوں نبیوں نے ان پر لعنت کی۔ زبور میں بکثرت بد دعائیں موجود ہیں اور ان دونوں کے بعد ان پر تباہی آگئی"۔

آیت نمبر ۸۰: "كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوْهُ.........الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ واضح طور پر اس آیت کا منطوق یہ ہے کہ جب قوم برائیوں میں ملوث ہو اور باز نہ آنے کا نام لے بلکہ ان کی تکرار کرتی چلی جائے تو پھر پکڑ لازماً آیا کرتی ہے۔ یہود کی یہ فطرت ثانیہ بن چکی تھی اس لئے ان پر حضرت داؤدؑ کے ذریعہ لعنت کی گئی تھی۔ آنحضرتؐ نے بھی فرمایا ہے کہ "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور معروف باتوں کا حکم دو گے اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرو گے ورنہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کرے۔ پھر تم ضرور اسے پکارو گے مگر وہ تمہاری پکار کا جواب نہیں دے گا"۔

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "اس میں ایک عجیب نکتہ بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ منکر کے کرنے سے نہیں روکتے تھے۔ آج کل مسلمانوں کی بھی یہی حالت ہے وہ بمبئی وغیرہ میں سود کے خلاف وعظ نہیں کرتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ سیٹھ لوگ ان سے ناراض ہو جائیں گے اور برائیوں کے خلاف تو وعظ کرتے ہیں مگر وہی برائیاں ہوتی ہیں جن کے متعلق کچھ کہنے سے کوئی ناراض نہیں ہوتا۔ یہود بھی اسی طرح کرتے تھے۔ وہ اور برائیوں کے خلاف تو وعظ کرتے تھے مگر جو برائیاں قوم میں پائی جاتی تھیں ان سے اس کو نہ روکتے تھے"۔

آیت نمبر ۸۲: "وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ.........الخ"۔ حضور نے فرمایا یہاں بھی اَلنَّبِيّ سے مراد آنحضورؐ ہی ہیں کیونکہ قرآن کریم میں جہاں بھی اَلنَّبِي کا لفظ آیا ہے اس سے مراد آنحضرتؐ ہی ہوتے ہیں۔ موسیٰؑ کو کہیں پیشگوئیوں میں بھی اَلنَّبِي نہیں کہا گیا۔

آیت نمبر ۸۳: "لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً.........الخ"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ یہود نے کبھی کسی سچے مسلمان کو پناہ نہیں دی۔ مشرک کبھی مومن کا خیر خواہ نہیں ہوتا۔ اَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً کے بارہ میں آپؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ بھی ہجرت کر کے گئے تو ایک عیسائی سلطنت نے پناہ دی اور نیک سلوک کیا۔

آیت نمبر ۸۴: "وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ.........الخ"۔ حضور نے فرمایا بظاہر اس آیت میں وہ یہود و نصاریٰ مراد ہیں جو جب مسلمان ہو جاتے ہیں تو ان کی آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں اس کی وجہ ہے جو انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ لیکن امام رازیؒ کے نزدیک "اس سے مراد محمدؐ کی امت کے وہ افراد ہیں جو برحق گواہی دیتے ہیں"۔

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں وہ مسلمان مراد ہیں جنہوں نے اس دنیا میں آنحضورؐ کا ساتھ دیا اور اس کا حق ادا کر دیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں آخرت میں بھی گواہوں میں شامل کر لینا۔

آیت نمبر ۸۶: " فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا.........الخ"۔ علامہ محمد جمال الدین القاسمی لکھتے ہیں کہ جملہ مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ چار آیات نجاشی اور ان کے ساتھیوں سے متعلق ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم کی آیات تو قیامت تک کے لئے مستقل کلام ہے اور دائمی ضروریات کو پورا کرنے والی ہیں۔ اس کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔ اس لئے اگر ایک مرتبہ کسی واقعہ پر اطلاق پا بھی جائے تو یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس کا شان نزول ہی یہی ہے۔ یہ سورۃ تو پہلے نازل ہو چکی تھی اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ صرف نجاشی اور اس کے ساتھیوں کے بارہ میں یہ آیات نازل ہوئیں، ہاں البتہ ان پر اطلاق ہو سکتا ہے۔

آیت نمبر ۸۸: " يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ.........الخ"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بیان فرماتے ہیں کہ "انسان بدکاری میں ترقی کر کے خدا تعالیٰ کے انعاموں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ لَا تَعْتَدُوْا۔ ہر ایک چیز کے لئے ایک حد مقرر ہے حتی کہ نیکی کی بھی۔ چار رکعت نماز مقرر ہے، کوئی پانچ پڑھے تو جائز نہیں"۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۹/اگست ۱۹۰۹ء)

حضور ایدہ اللہ نے آنحضورؐ کے وقت بعض ازواج مطہرات کی وجہ سے شہد نہ کھانے کے متعلق فرمایا کہ اس کی ایک توجیہہ ہو سکتی ہے کہ صرف جب آپؐ کی ان خواتین مبارکہ کے پاس باری ہوتی تھی تو اس وقت شہد استعمال نہ فرماتے ہوں اس کی بو وغیرہ کی ناپسندیدگی کی وجہ سے، لیکن بہر حال خدا تعالیٰ نے اسے بھی پسند نہیں فرمایا اور اس سے تنبیہ فرمائی۔

آیت نمبر ۸۹: "وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو حلال و حرام کی بحثیں ہیں، پرانے علماء ان ہی بحثوں میں الجھے رہے کہ مثلاً کوا کھانا حلال ہے یا حرام۔ جو قائل تھے انہوں نے کہا کہ دکھاؤ کہاں لکھا ہے کہ حرام ہے؟۔ حضور نے فرمایا کہ اصول یاد رکھنا چاہئے کہ جو چیز مکروہ ہے اس کے کھانے یا نہ کھانے کا سوال ہی کیا ہے؟ حلال و حرام تو بیّن ہیں۔

❁❁❁......❁❁❁

شولاپور میں پہلی مرتبہ نماز عیدین، عثمان آباد کے جلسہ یوم مسیح موعود میں شولاپور سے کثیر تعداد میں نومبائعین وزیر تبلیغ افراد کی شرکت

شولاپور مہاراشٹر میں پہلی مرتبہ خاکسار نے اور مضافات میں مکرم مولوی مبارک احمد صاحب معلم و مکرم مولوی خضر حیات صاحب مکرم مولوی شیخ فرقان احمد صاحب کی اقتداء میں ۴ نئے مقامات پر نماز عید الفطر پڑھائی گئی جس میں بفضلہ تعالیٰ ہزاروں کی تعداد میں نومبائعین وزیر تبلیغ افراد نے نماز ادا کی بعد نماز خاکسار نے نمازیوں و ملاقات کے لئے آنے والے لوگوں کی مٹھائی سے تواضع کی اسی طرح کمشنر آف پولیس جناب احمد جاوید I.P.S. انچارج اسپیشل برانچ انٹیلیجنس شری باہتی M.L.A حلقہ اکلکوٹ شری سدھارام مہیترے مشیر ضلع مجسٹریٹ D.M شری دیپک کپور I.A.S. انچارج پولیس اسٹیشن شری امبرجے صاحب سے ملاقات کر کے مذکورہ بالا افسران کی خدمت میں عید کی خوشی میں مٹھائی پیش کرتے ہوئے احمدیت کا تعارف بھی کرایا۔ ان حکام نے عید کی خوشی میں مبارک باد دی اور جماعت کے ساتھ تعاون کا بھی وعدہ فرمایا۔

مورخہ 17/3/2000 کو بھی خاکسار کی اقتداء میں شولاپور شہر و مذکورہ بالا معلمین کی اقتداء میں ۴ نئے مقامات پر نماز عید الضحیٰ پڑھائی گئی جس میں ہزاروں کی تعداد میں نومبائعین وزیر تبلیغ افراد نے شرکت کی بعد نماز خاکسار نے مولوی شیخ فرقان احمد صاحب معلم کو ساتھ لیکر جناب اشرف خان پٹھان ACP شولاپور ڈویژن تو سے ان کی کوٹھی پر ملاقات کر کے موصوف کو قرآن مجید پیش کیا اس موقعہ پر ان کے ساتھ ایک تصویر بھی لی گئی اس کے بعد شہر کے نومبائعین و غرباء میں قربانی کا گوشت تقسیم کیا گیا۔ مورخہ 23/3/2000 کو عثمان آباد میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ جس میں ۳ معلمین کی قیادت میں مضافات سے اور خاکسار کی قیادت میں شولاپور شہر سے ایک بس بھر کر علاوہ ازیں ۴ قافلوں میں مشتمل کثیر تعداد میں نومبائعین زیر تبلیغ افراد نے شرکت فرمائی۔ قافلوں کے پہنچنے پر جماعت احمدیہ عثمان آباد نے بینر لگا کر گرمجوشی سے آنے والوں کا استقبال کیا پھر صدر جماعت مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی جس میں مکرم عبد العظیم صاحب اور مکرم مولوی مبارک احمد امروہی معلم کی تقریر کے علاوہ مکرم مولوی شیخ فرقان احمد صاحب معلم کی نظم اور خاکسار کی تقریر کے بعد علاقہ سے تشریف لائے لوگوں نے بھی اپنے اپنے تاثرات بیان کئے۔

اگلے روز بعد نماز فجر و درس مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت و مکرم جناب عبد العظیم صاحب نے نومبائعین وزیر تبلیغ افراد کے مختلف سوالوں کے جواب دیتے ہوئے نومبائعین کے انٹرویو بھی لئے اور اس طرح سے کئی گھنٹہ تک چلے اس پروگرام کو اس وقت اور بھی چار چاند لگ گئے جب وہاں پر شامل تمام تر زیر تبلیغ افراد نے بعد نماز جمعہ بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کا اعلان کیا۔ بعد پروگرام بیعت مکرم عبد الصمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنی تقریر میں مہمان کرام کا شکریہ ادا کیا اس بھرپور مہمان نوازی و تعاون کیلئے جماعت احمدیہ عثمان آباد شکریہ کی مستحق ہے۔

دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومبائعین کو مخالفین کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے ثابت قدمی عطا فرمائے۔ آمین۔

(عقیل احمد سہارنپوری انچارج معلمین سرکل شولاپور)

بقیہ صفحہ: (1)

مجھے اپنے اس نام سے آگاہ فرمادیا ہے کہ اگر وہ نام لیکر دعا کی جائے تو اللہ دُعا قبول فرماتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ یارسول اللہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں مجھے بھی تو وہ دعا سکھادیجئے آپ نے فرمایا اے عائشہ وہ تیرے لئے نہیں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس پر میں کچھ دیر کیلئے رک گئی اور الگ بیٹھ گئی جیسے کوئی روٹھ جاتا ہے پھر میں کھڑی ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیا پھر میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے وہ اسم الٰہی سکھادیجئے آپ نے فرمایا عائشہ تیرے لئے اس کا سکھانا مناسب نہیں کیونکہ تیرے لئے مناسب نہ ہوگا کہ اس اسم الٰہی کا واسطہ دیکر تو کوئی دنیوی چیز طلب کرلے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر میں کھڑی ہوئی اور وضو کیا پھر میں نے دو رکعت نوافل ادا کئے پھر میں نے دعا کرتے ہوئے کہا اے اللہ میں تجھ سے اللہ کہکر رحمٰن کہکر اور البر الرحیم کہکر دعا کرتی ہوں اور تجھ سے ان تمام اسمائے حسنٰی کا واسطہ دیکر دعا کرتی ہوں جو مجھے معلوم ہیں اور جو مجھے معلوم نہیں کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس پر رسول کریم ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا کہ وہ اسم الٰہی جس کا میں ذکر کررہا تھا ان اسماء میں آگیا ہے جو تم نے لئے ہیں۔

دوسری حدیث حضور پرنور نے ترمذی سے بیان فرمائی۔ شدّاد بن اوسؓ نے ایک دفعہ دوران سفر اپنے ساتھی سے کہا کہ کیا میں آپ کو ایسی دعا نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھایا کرتے تھے وہ یہ ہے کہ ہم کہیں کہ اے اللہ ہمیں معاملات میں ثبات قدم عطا کر۔ اور میں تجھ سے ہدایت پر عزم کی توفیق مانگتا ہوں۔ تجھ سے تیری نعمت کا شکر ادا کرنے اور عمدہ طریق سے عبادت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور میں تجھ سے سچ بولنے والی زبان فرمانبردار دل طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے ہر اس شر سے جو تیرے علم میں ہے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے ہر اس خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں تجھ سے ان گناہوں کی مغفرت کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہیں یقیناً تو ہی غائب کا علم رکھنے والا ہے۔

تیسری حدیث حضور پرنور نے ابو داؤد سے بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بدشگونی کا ذکر کیا گیا حضور پرنور نے فرمایا کہ بدشگونی ایک واہمہ ہوتا ہے جس نے بہت مدت تک انسانوں کو اپنے چنگل میں پھنسائے رکھا ہے حضور نے فرمایا بعض دفعہ انگلستان میں کوئی بلی خاص شکل کی سامنے سے گذر جائے تو وہ کام ہی چھوڑ دیا کرتے تھے۔ اسی طرح بدشگونی نے مختلف قوموں کو گمراہ کررکھا ہے ہندوستان میں بھی بہت بدشگونی لی جاتی ہے پاکستان میں بھی پھر حدیث کو مکمل کرتے ہوئے حضور پرنور نے فرمایا کہ بدشگونی کے ذکر پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ اس سے اچھی فال لینا! ہرگز بدشگونی نہیں کرنی! بدشگونی مسلمان کو اپنے نیک ارادے سے نہیں روک سکتی۔ ہاں اگر تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو یہ دعا پڑھے اے اللہ تیرے سوا کوئی دوسرا نیکیوں کو لانے والا نہیں اور نہ ہی تیرے سوا کوئی برائیوں کو دور کرسکتا ہے ہر طاقت اور قدرت تیرے فضل سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

چوتھی حدیث حضور نے ترمذی سے بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ جس کسی نے ابتلا میں مبتلا شخص کو دیکھا اور پھر یہ دعا پڑھی تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے اس ابتلاء سے بچایا اور مجھے اپنے مخلوق میں سے بہت ساروں پر فضیلت دی تو اسے وہ ابتلا پیش نہیں آئے گا۔

پانچویں حدیث حضور پرنور نے ترمذی سے ہی بیان کی رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میرے جسم کو عافیت عطا کر اور میری آنکھ کو بھی اور اسے زندگی کے آخری لمحے تک ٹھیک رکھ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بہت حلم والا اور عزت والا ہے پاک اللہ، عرش عظیم کا رب، تمام تعریفیں اللہ میرے رب کیلئے ہیں۔

اگلی حدیث حضور نے سنن نسائی سے بیان کی اور راوی کہتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ نے ہمیں نماز پڑھائی اور اس میں اختصار اختیار کیا تو کسی شخص نے انہیں کہا کہ آپ نے نماز بڑی مختصر پڑھائی ہے اس پر آپ نے ان سے کہا کہ میں نے اس نماز میں ایسی دعائیں کی ہیں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں۔ ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا کہ پھر بتائیں کہ رسول کریم ﷺ نے آپ کو کونسی دعا سکھائی تھی وہ دعا آپ نے بتائی "اے اللہ تجھے تیرے علم غیب اور تیری مخلوق پر تیری قدرت کا واسطہ دیکر میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک تیرے علم کے مطابق زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے اس وقت وفات دینا جب تیرے علم میں موت میرے لئے بہتر ہو اے اللہ میں تجھ سے حاضر و غائب میں تیری خشیت مانگتا ہوں اور خوشی اور ناراضگی میں تجھ سے کلمۂ حق کہنے کی توفیق کا طالب ہوں" مختصر تشریح کرتے ہوئے حضور پرنور نے فرمایا کہ خوشی میں بھی انسان بعض دفعہ کلمۂ حق کہنے سے ہٹ جاتا ہے اور ناراضگی میں بھی یہ دونوں مواقع ایسے ہیں جس میں انسان آزمایا جاتا ہے اور بسا اوقات خوشی کی ترنگ میں کوئی تعلّی کرتا ہے یا ناراضگی میں کوئی بہت سخت کلام کہہ دیتا ہے پھر حدیث کا بقیہ حصہ مکمل کرتے ہوئے حضور نے فرمایا "میں تجھ سے غربت اور امارت میں میانہ روی کا طالب ہوں اور میں تجھ سے ایسی نعمتوں کا طالب ہوں جو ختم نہ ہوں اور تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا طالب ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو میں تیرے فیصلہ کے بعد تیر؟!: ضا کا طالب ہوں ہاں جب تیرا فیصلہ آجائے جو بھی فیصلہ ہو اس میں میں تیری رضا چاہتا ہوں اور میں تجھ سے موت کے بعد پرسکون زندگی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس بات کا سوالی ہوں کہ اپنے چہرے کے دیکھنے کی لذت مجھے عطا فرما اور میں تجھ سے ملنے کے شوق کا سوالی ہوں کہ بغیر کسی تکلیف و مشکل کے اور بغیر کسی گمراہ کن آزمائش کے مجھے یہ انعام عطا فرما اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت پانے والا بنا"۔

ایک دُعا حضور پرنور نے جامع الصغیر للسیوطی سے بیان فرمائی آنحضرت ﷺ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں اپنی ناطاقتی اپنے وسائل کی کمی اور لوگوں میں اپنی کمزوری کی تجھ سے شکایت کرتا ہوں اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے تو مجھے کس کے سپرد کردے گا کیا ایسے دشمن کے حوالے کرے گا جو مجھے تباہ کردے یا کسی ایسے قریبی کے سپرد جس کو تو میرے معاملہ میں سب اختیار دے دے۔ خیر اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو پھر مجھے کسی کی بھی کوئی پرواہ نہیں البتہ میں تیری وسیع عافیت کا پھر بھی طلبگار ہوں میں تیرے عزت والے چہرے کے نور کی پناہ کی درخواست کرتا ہوں کہ جس کیلئے زمین و آسمان روشن ہیں اور جس کیلئے اندھیرے منور ہوگئے ہیں اور جس کے ساتھ دنیا و آخرت کے معاملے درست ہوتے ہیں اور میں اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر نال ہو یا تیری ناراضگی مجھ پر نازل ہو۔ تیری مرضی جو چاہے کرے کہ سب قوت اور طاقت تجھے ہی حاصل ہے۔

اگلی حدیث کے تعلق میں حضور پرنور نے فرمایا کہ اُمت میں شفیق اور نرم دل حکمرانوں کیلئے یہ دعا ہے آنحضرت ﷺ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ جو شخص میرے امت کے معاملات کا والی ہو اور ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر اور جو شخص میری امت کا حاکم ہو اور ان سے نرمی کا سلوک کرے تو تو بھی ان سے نرمی کا سلوک فرما۔

اگلی دعا حضور پرنور نے صحیح مسلم سے بیان فرمائی آنحضرت ﷺ دُعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ محمد ایک بشر ہے وہ ناراض بھی ہوتا ہے جس طرح بشر ناراض ہوتے ہیں میں تجھ سے یہ وعدہ لیتا ہوں تو اس کے خلاف نہ کرنا۔ کوئی مومن جسے میں تکلیف دوں یا اسے سخت کلمہ کہہ دوں یا اسے کوڑا مار بیٹھوں تو اسے اس کے لئے کفارہ اور اپنے قرب پانے کا ذریعہ قیامت کے دن بنادینا۔

ایک دعا حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند احمد بن حنبل سے بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفود بھجواتے وقت ان کیلئے دعا مانگتے تھے۔ اے اللہ ہمیں اپنے منتخب بندوں میں سے بنالے ان کی پیشانیاں روشن اور چمکدار ہوں ایسے وفد میں شامل ہوں جس کو خدا تعالیٰ کے حضور مقبولیت ہو۔

کسی بستی میں داخل ہونے کی دعا:۔ اور دعا یہ ہے اے اللہ جو ساتوں آسمانوں اور جن پر سایہ فگن ہیں کا رب ہے۔ اور جو ساتوں زمینوں اور جن کو وہ اٹھائے ہوئے ہیں ان کا رب ہے اور جو شیاطین اور جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں ان کا رب ہے اور جو ہواؤں اور جن اشیاء کو وہ بکھیرتی پھرتی ہیں ان کا رب ہے ہم تجھ سے اس بستی اور اس کے باشندوں کے بھلائی کے طالب ہیں اور ہم اس بستی کے شر اور اس کے رہنے والوں کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ اے اللہ اس بستی میں ہمارا قیام بابرکت کردے۔ دعا کرنے والا تین مرتبہ یہ کہے اے اللہ ہمیں اس کے پھل عطا کر اور ہمیں اس کے رہنے والوں کیلئے محبوب بنادے اور اس کے صالح بندوں کو ہمارا محبوب بنادے۔

اگلی حدیث حضور نے یہ بیان فرمائی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ میں تجھ سے داخل ہونے کی جگہ کی بھلائی اور باہر نکلنے کی جگہ کی بھلائی مانگتا ہوں اللہ کے نام سے ہی ہم گھر میں داخل ہوتے ہیں اور اللہ کے نام سے ہی باہر نکلتے ہیں اور اللہ پر ہی توکل کرتے ہیں پھر اس کے بعد چاہئے کہ اپنے گھر والوں کو سلام کہے۔

ایک اور دعا حضور پرنور نے بیان فرمائی کہ آنحضرت ﷺ جب کھانا کھاتے یا کچھ نوش فرماتے تو یہ دعا کرتے سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے کھلایا پلایا اور اسے آسانی سے گلے سے نیچے اتارا اور اس کیلئے مخرج بنادیا حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو کچھ بھی ہم کھاتے ہیں اس کے مخرج بے شمار ہیں کچھ پسینوں کے ذریعے کچھ گردوں میں پیشاب کے ذریعے غرضیکہ بے شمار مخرج بنادئے ہیں تا زہریلا مادہ جسم میں نہ رہے۔

اگلی دعا حضور ایدہ اللہ نے مسند احمد سے بیان فرمائی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو دعا کرتے سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو میرے لئے کافی ہوا اور اس نے مجھے پناہ دی اور مجھے کھلایا اور پلایا اور جس نے مجھ پر اپنا فضل واحسان کیا ہے اور جس نے مجھے عطا کیا ہے اور خوب عطا کیا ہے ہر حال میں اللہ ہی حمد کا مستحق ہے۔ اے اللہ ہر چیز کے رب ہر چیز کے بادشاہ اور ہر چیز کے محبوب ہر ایک چیز تیرے لئے ہی ہے میں تجھ سے جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔

اس سلسلہ میں حضور پرنور نے ایک اور دعا بیان فرمائی کہ آنحضرت ﷺ جب بستر پر رات کو تشریف لے جاتے تو یہ دعا کیا کرتے اللہ کے نام سے میں اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اے اللہ میرے گناہ بخش دے میرے شیطان کو نامراد کردے۔ اور میری ذمہ داریوں سے مجھے رہائی بخش اور مجھے اعلیٰ مجلس میں شامل فرمادے۔

ایک دعا سنن ابی داؤد سے حضور پرنور نے بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے

صبح کرتے وقت یہ دعا کی اے اللہ میں نے جن نعمتوں کے ساتھ صبح کی ہے وہ صرف تیری ہی عطا ہیں تیرا کوئی شریک نہیں تعریف کا صرف تو ہی اہل ہے اور شکر بجالانا تیرے ہی لئے ہے تو اس نے اپنے اس دن کے شکر کا حق ادا کر دیا اور جس نے یہ دعا شام کو کی تو اس نے اپنی اس رات کا شکر کا حق ادا کر دیا۔ حضور پرنور نے فرمایا کہ یہاں حق ادا کرنے سے یہ مراد نہیں کہ واقعتاً اس نے حق ادا کر دیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس نے حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

مؤطا امام مالک سے اگلی حدیث حضور پرنور نے بیان فرمائی کہ آنحضرت ﷺ نے انصار کی ایک بستی کے لئے خصوصیت سے ایک دعا مانگی تھی۔ امام مالکؒ عبد اللہ بن جابر بن عتیق سے روایت کرتے ہیں اُنہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ انصار کی بستیوں میں سے ایک بستی بنو معاویہ میں تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری اس مسجد میں رسول اللہ ﷺ نے کس جگہ نماز ادا کی تھی اس پر میں نے کہا ہاں مجھے معلوم ہے اور میں نے مسجد کے ایک پہلو کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ یہاں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب بھی یہ رواج ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ پوچھنے والوں کو یہ بتایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس کونے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے اور پھر برکت کی خاطر اسی جگہ نماز پڑھتے تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں ان کو بھی لگ جائیں حضور نے فرمایا آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے یہ رواج چلا آرہا ہے اور یہ کوئی بدعت نہیں ہے۔ پھر حضور پرنور نے بقیہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اس پر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کون سی تین دعائیں کی تھیں میں نے کہا ہاں مجھے معلوم ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہوں نے مجھے وہ دعائیں بتائیں۔ آپ نے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کوئی باہر کا دشمن ان پر غالب نہ ہو اور انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دونوں دعائیں قبول فرمالیں لیکن ایک تیسری دعا تھی جو قبول نہ فرمائی اور وہ یہ تھی کہ یہ آپس میں جھگڑا نہ کریں۔ حضور پرنور نے فرمایا کتنے بدقسمت لوگ ہیں جو حضور اکرم ﷺ کی دعاؤں کے پھل تو کھاتے ہیں مگر جھگڑوں سے باز نہیں آتے۔ چونکہ ان کے دل ٹیڑھے ہو چکے ہوتے ہیں اس لئے ان کے حق میں آنحضرت ﷺ کی بھی دعائیں کام نہیں آتیں۔

آنحضور ﷺ کی دعاؤں کو جاری رکھتے ہوئے حضور پرنور نے اگلی حدیث مسند احمد بن حنبل سے بیان فرمائی فرمایا میدان احد میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں مانگیں ان میں سے ایک لمبی دعا یہ ہے کہ احد کے دن جب مشرکین حملہ کیلئے آئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا صفوں میں سیدھے ہو جاؤ تاکہ میں اپنے رب کی ثنا بیان کروں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کے پیچھے صف آرا ہو گئے آپؐ نے دعا کرتے ہوئے کہا اے اللہ سب حمد اور تعریف تجھے حاصل ہے جسے تو فراخی عطا کرے اسے کوئی تنگی نہیں دے سکتا اور جسے تو تنگی دے اسے کوئی کشائش عطا نہیں کر سکتا اور جسے تو قریب کرے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں اور اے اللہ ہم پر اپنی برکات فضل اور رحمت اور رزق کے دروازے کھول دے اے اللہ میں تجھ سے ایسی دائمی نعمتیں مانگتا ہوں جو نہ کبھی تبدیل ہوں نہ کبھی زائل ہوں اے اللہ میں تجھے غربت اور افلاس کے زمانے کیلئے نعمتوں کی درخواست کرتا ہوں اور خوف کے وقت امن کا طالب ہوں اے اللہ جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جو تو نے نہیں دیا اس کے شر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ ایمان ہمارے لئے محبوب کر دے اور اسے ہمارے دلوں کی زینت بنادے اور کفر اور بد عملی اور نافرمانی کی کراہت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے اور ہمیں ہدایت عطا فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنادے اللہ ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے اور مسلمان ہونے کی حالت میں زندہ رکھ اور صالحین میں شامل کر دے۔ اے اللہ ہمیں رسوا نہ کر اور نہ ہی کسی فتنہ میں ڈال اے اللہ ان کافروں کو خود ہلاک کر جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیری راہ سے روکتے ہیں ان پر اپنی سختی اور عذاب نازل کر اے اللہ سچائی کے معبود ان کافروں کو بھی ہلاک کر جن کو کتاب دی گئی ہے۔

اس کے بعد حضور پرنور نے ترمذی سے ایک دُعا بیان کی آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ تو نے قریش کے پہلوں کو عذاب چکھایا تھا ان کے بعد آنے والوں کو اپنے فضل اور عطا سے حصہ عطا فرما۔

پھر ایک حدیث حضور پرنور نے بخاری سے بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اپنا خط دیکر بھیجا اور بحرین کے بادشاہ کو پہنچانے کا حکم دیا۔ بحرین کے بادشاہ نے یہ خط کسریٰ کو بھجوا دیا کسریٰ نے جب اسے پڑھا تو پڑھ کر اسے پھاڑ دیا راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف دعا کی تھی کہ اے اللہ جس طرح کسریٰ نے اس خط کے ٹکڑے ٹکڑے کئے ہیں تو اس کی حکومت کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ حضور پرنور نے فرمایا کہ یہ دعا بھی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی مقبول ہوئی اور حکومت کسریٰ کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے شروع ہوئے اس طرح کہ سب سے پہلے کسریٰ کے بیٹے نے اپنے باپ کے ٹکڑے کئے پھر حکومت کے ٹکڑے ہونے شروع ہوئے یہاں تک کہ پوری حکومت چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ گئی۔

دعاؤں کی توفیق پانے کیلئے ایک دعا حضور پرنور نے بیان کی فرمایا دعا یہ ہے اے اللہ تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے بھی تو خوب واقف ہے میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر مخفی نہیں ہے میں بدحال فقیر اور محتاج ہوں تیری مدد اور پناہ کا طالب ہوں سہما ہوا۔ اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہوں۔ حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بہت ہی عاجزانہ اور پردرد دعا ہے اس دعا کے ساتھ میں نہیں سمجھتا کہ کسی کی التجائیں نامقبول ہو سکتی ہیں پھر حدیث کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ میں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں تیرے حضور ایک گناہ گار ذلیل کی طرح زاری کرتا ہوں ایک اندھے نابینا کی طرح خوف زدہ ہوں اور تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ جس کی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور جس کے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں جس کا جسم تیرے حضور گرا پڑا ہے اور تیرے لئے اس کا ناک خاک آلود ہے اے اللہ تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرانا میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول فرماتا ہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے میری دعا قبول فرما۔

اس کے بعد حضور پرنور نے آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس پر اپنے اس بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا اختتام فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ دعائیں منظور نہ ہوں گی جب تک تم متقی نہ ہو۔ پس تقویٰ اختیار کرو تقوی کی دو قسمیں ہیں ایک علم کے متعلق دوسرا عمل کے متعلق علم کے متعلق تو میں نے بیان کر دیا کہ علوم دین نہیں آتے او حقائق و معارف نہیں کھلتے جب تک متقی نہ ہو اور عمل کے متعلق یہ ہے کہ نماز روزہ اور دوسری عبادات اس وقت تک ناقص رہتی ہیں جب تک متقی نہ ہوں"۔

"دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتدا سے کہ جب سے انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کیلئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطراب اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کیلئے مصروف کر دیتا ہے تب اس مرد فانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے۔ یہ دعا اگرچہ بعالمِ ظاہر انسان کے ہاتھوں سے ہوتی ہے مگر در حقیقت وہ انسان خدا میں فانی ہوتا ہے اور دعا کرنے کے وقت میں حضرت احدیت و جلال میں ایسے فنا کے قدم سے آتا ہے کہ اس وقت وہ ہاتھ اس کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہو جاتا ہے یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور ذوالجلال کی ہستی کا پتہ چلتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے"۔

حضور پرنور نے فرمایا کہ ظاہر ہے کہ یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فانی فی اللہ ہی کی دعا تھی جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ذکر فرما رہے ہیں۔ اس کے بعد حضور پرنور نے خطبہ ثانیہ پڑھ کر خطبہ ختم کیا۔

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR &

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

جماعت احمدیہ کیرنگ کے 36ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

☆ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر صوبائی بنگال و آسام، مکرم مولوی محمد عمر صاحب مالاباری مبلغ کیرلہ کے علاوہ بکثرت مبلغین و معلمین کرام کی شرکت ☆ 13 جماعتوں سے 79 نو مبائعین کی شمولیت۔ ☆

ثنائے جلسہ 18 افراد کی قبول احمدیت

بفضلہٖ تعالیٰ امسال بھی جلسہ سالانہ کیرنگ (اڑیسہ) مورخہ 27-26 فروری 2000 بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ان دو روزہ اجلاسات میں جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اڑیسہ کے مبلغین و معلمین کرام کے علاوہ کل دو صد کم و بیش احمدیوں نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں 13 جماعتوں کے کل 79 نو مبائعین نے بھی شرکت کی۔

جامع مسجد احمدیہ کے وسیع و عریض مغربی صحن میں خدام نے بذریعہ وقار عمل اسٹیج اور جلسہ گاہ تیار کیا تھا۔ مہمانان کرام کے طعام کیلئے لنگر کا انتظام تھا۔ ہر دو روز باجماعت نماز تہجد بھی ادا کی گئی۔

افتتاحی اجلاس ۲۶ فروری بروز ہفتہ:۔ صبح ۹ بجے مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید کیرنگ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم جناب عبد الباسط خان صاحب امیر صاحب صوبائی اڑیسہ نے پرچم کشائی کی۔ زیر صدارت اور اجتماعی دُعا سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا مکرم یامین خان صاحب معلم وقف جدید (ایم پی) کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی شیخ علاؤالدین صاحب مبلغ سلسلہ سورو مکرم مولوی سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ بھدرک کی تقریر ہوئی۔ مکرم محمد اسماعیل خان صاحب کی نظم کے بعد خاکسار کی تقریر ہوئی۔ مکرم عبد القیوم خان صاحب (کیرنگ) کی اڑیہ نظم کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ (کیرالہ) نے خطاب فرمایا۔ مکرم جناب امیر صاحب صوبائی کے صدارتی خطاب کے بعد دوپہر ایک بجے پہلے دن کے افتتاحی اجلاس کی کارروئی اختتام کو پہنچی۔

پہلا دن دوسرا اجلاس:۔ ٹھیک چار بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم جناب ماسٹر مشرق علی صاحب امیر صوبائی بنگال و آسام (موصوف مع وفد تشریف لائے تھے) کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم اسرائیل خان سلمہ آف کیرنگ کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم مولوی شوکت انصاری صاحب مبلغ سلسلہ بھونیشور اور دوسری تقریر مکرم مولوی سید آفتاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ موسیٰ بنی مائنز (بہار) کی ہوئی مکرم شیخ رحمت اللہ صاب (بھونشیور) کی نظم کے بعد مکرم مولانا محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج نے خطاب فرمایا۔ بعدہ مکرم جناب عبد الحمید کریم صاحب قائد علاقائی بنگال و آسام کی تقریر ہوئی صدارتی خطاب کے بعد رات ۹ بجے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

۲۷ر فروری دوسرا دن پہلا اجلاس:۔ صبح ۹ بجے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم جناب مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت مکرم مولوی سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ بھدرک کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم یامین خان صاحب معلم وقف جدید (ایم پی) کی نظم خوانی کے بعد سلسلہ تقاریر جاری ہوا۔ پہلی تقریر مکرم مولوی سید فضل نعیم صاحب معلم وقف جدید (نرگانگ) اور دوسری تقریر مکرم مولوی فضل عمر محمود صاحب مبلغ سلسلہ پنکال کی ہوئی۔ مکرم مولوی عبد الجلیل خان صاحب معلم وقف جدید کی نظم کے بعد مکرم مولوی محمد معراج علی صاحب مبلغ سلسلہ کٹک کی تیسری تقریر ہوئی۔ چوتھی تقریر مکرم مولوی نور احمد صاحب کلکتہ کی ہوئی۔ چونکہ بنگلہ اور اڑیہ زبان میں کوئی خاص فرق نہیں لہٰذا موصوف کی تقریر سے احباب محظوظ ہوئے۔ اس اثنا میں نو مبائعین نے اپنے قبول احمدیت کی دستان اور تاثرات سنائے۔ صدارتی خطاب کے بعد دوپہر ایک بجے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اختتامی اجلاس:۔ ٹھیک چار بجے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم جناب امیر صاحب صوبائی اڑیسہ کی زیر صدارت مکرم جناب مولوی فضل عمر محمود صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم نصیر الدین خان صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ نے اڑیہ ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم یامین خان صاحب کی نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ جاری ہوا۔ چونکہ اس اجلاس میں ہندو احباب تشریف فرما تھے لہٰذا یہ جلسہ پیشوایان مذاہب کا جلسہ رکھا گیا تھا۔ پہلی تقریر خاکسار مبلغ سلسلہ کیرنگ کی اور دوسری تقریر مکرم جناب مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید کیرنگ کی ہوئی مکرم جناب امجد خان صاحب کیرنگ کی اڑیہ نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ تیسری تقریر جناب مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ امروہہ (یوپی) کی اور چوتھی تقریر مکرم پروفیسر شیخ سمسور صاحب (کیندراپاڑہ کالج) کی ہوئی مکرم عبد القیوم خان صاحب کی اڑیہ نظم کے بعد مکرم جناب ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال و آسام نے خطاب فرمایا۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل کے خطاب کے بعد مکرم جناب امیر صاحب صوبائی اڑیسہ نے صدارتی خطاب فرمایا۔ مکرم جناب شیخ ابراھیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ کے شکریہ احباب اور خاکسار کے اعلانات دُعا کے بعد مکرم جناب امیر صاحب صوبائی اڑیسہ نے اجتماعی دُعا کرائی اور اس طرح یہ دو روزہ اجلاس اس اجتماعی دُعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ دوران جلسہ بفضلہٖ تعالیٰ اٹھارہ احباب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے بہتر نتائج بر آمد کرے۔ آمین۔

(شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ زونل سرکل انچارج)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۶ اپریل ۲۰۰۰ بروز اتوار زیر صدارت مکرم عبد الحفیظ صاحب فانی مسجد احمدیہ بھدرواہ میں بعد نماز ظہر جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس جلسہ میں کل تین تقاریر ہوئیں پہلی تقریر مکرم عبد الرشید صاحب میر نے کی مکرم گوہر حفیظ صاحب فانی نے دوسری تقریر کی آخر پر صدر جلسہ نے احباب جماعت کو تعلیمی و تربیتی پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد مکرم عبد الرحمٰن صاحب خان نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نذیر احمد منڈاشی صدر جماعت بھدرواہ)

مھروں ضلع موگا میں ایک تربیتی میٹنگ

صوبہ پنجاب کی ایک تربیتی میٹنگ بمقام مھروں ضلع موگا میں یکم اپریل ۲۰۰۰ کو معلمین و مبلغین اور صدر صاحبان کے ساتھ مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نگران پنجاب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی نصر الحق صاحب معلم لدھیانہ نے اپنی قبول احمدیت اور اس کے بعد گھر والوں کی طرف سے دی گئی چھ ماہ قید بامشقت کی نہایت ایمان افروز داستان سنائی بعدہ محترم مولانا محمود احمد صاحب خادم ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے بزبان پنجابی صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر تقریر کی اس کے بعد مکرم مولانا عبد الرحیم صاحب مدرس مدرسۃ المعلمین نے قرآن و احادیث کی روشنی میں غلبہ اسلام کے مضمون کو اجاگر کیا۔ آخر میں صدر صاحب نے ضرورۃ الامام پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات پر عمل کرنے کی تاکید کرتے ہوئے دعا کے ساتھ تربیتی میٹنگ کا اختتام کیا۔ (محمد انیس خان مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ تھراج ضلع موگا)

بڑودرا (گجرات) میں پہلی بار جلسہ یوم مصلح موعود

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بڑودرا (گجرات) کو مورخہ 20 فروری 2000 بروز اتوار پہلی بار جلسہ یوم مصلح موعود ڈاکٹر تنویر احمد صاحب صدر جماعت کی صدارت میں منعقد کرنے کی توفیق ملی الحمد للہ۔ اس جلسہ میں مقامی لوگوں کے علاوہ جماعت احمدیہ احمد آباد جو قریباً ۱۵۰ کلو میٹر دوری پر ہے اور جماعت احمدیہ آنند جو یہاں سے قریباً ۴۰ کلو میٹر کی دوری پر ہے کے افراد نے بھی شرکت کی۔

مکرم تنویر خورشید صاحب انجینئر نے تلاوت کی نظم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب نے پڑھی۔ محترم منور خورشید صاحب سیکرٹری مال نے ایک نظم پڑھ کر سنائی خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کہ "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا" پر روشنی ڈالی اللہ کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا۔

(شیخ مشیر الدین معلم بڑودرا (گجرات)

جماعت احمدیہ درہ دلیاں (پونچھ) میں مسجد کی تعمیر

الحمد للہ کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی عنایت و توجہ سے جماعت احمدیہ درہ لیاں کو اللہ کے گھر کی تعمیر کی توفیق ملی پیسہ ملتے ہی تیزی سے کام شروع کیا گیا۔ بچے بوڑھے اور جوان سبھی نے اس کام میں بھرپور حصہ لیا مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جہاں افراد جماعت میں بیحد خوشی تھی وہاں غیر احمدیوں نے بھی خوشی کا مظاہرہ کیا اور مسجد کے کام میں ہاتھ بٹایا اللہ تعالیٰ اس مسجد کو نافع الناس بنائے آمین۔ (بشارت احمد محمود خادم سلسلہ پونچھ)

درخواست دُعا

- مکرم منیر الحق صاحب شاہد ٹورونٹو کنیڈا نے اطلاع دی ہے کہ مکرم خلیفہ عبد العزیز صاحب ایڈیشنل نیشنل میر کنیڈا کے ہارٹ کا بائی پاس کا آپریشن ہوا تھا I.C.C.U. میں داخل تھے۔ اب طبیعت بہتر ہونی شروع ہوئی ہے۔ ان کی صحت کاملہ دعاجلہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان)

★ خاکسار کی والدہ عرصہ چھ ماہ سے فالج میں مبتلا ہیں کامل شفایابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک منیر احمد پشاوری قادیان)

☆۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب آف کالا بن اپنی اور اہل و عیال کی صحت و تندرستی دینی و دنیاوی ترقیات پریشانیوں کے ازالہ نیز بچوں کے روشن مستقبل کیلئے احباب سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

☆۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ آف کالا بن اپنے خاوند مرحوم مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کی مغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے نیز اپنی اور بچوں کی صحت و تندرستی دینی و دنیاوی ترقیات پریشانیوں کے ازالہ اور بچوں کے روشن مستقبل اور نیک مقاصد میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اعانت بدر ۱۰۰۔

(مظفر احمد ندیم معلم پنجاب)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 49 Thursday, 8 June 2000 Issue No: 23

بیسویں صدی کا آخری

جلسہ سالانہ قادیان

16-17-18 نومبر 2000ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 109 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 16-17-18 نبوت 1379 ہش بمطابق 16, 17, 18 نومبر 2000ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دار الامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 19 نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی بارہویں مجلس مشاورت منعقد ہوگی۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

داخلہ مدرسۃ المعلمین قادیان

مدرسۃ المعلمین قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست 2000ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر ہیڈ ماسٹر صاحب۔ مدرسۃ المعلمین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسۃ المعلمین سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ

۱۔ درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔
۲۔ جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔
۳۔ کم از کم میٹرک پاس ہو یا اسکے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔
۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔
۵۔ عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دیئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکے گا۔
۶۔ امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ استثنائی صورت میں شادی شدہ امیدوار پر غور کیا جا سکتا ہے۔
۷۔ امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول معہ ہیلتھ سرٹیفکٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ معہ دو عدد فوٹوگراف پاسپورٹ سائز ۱ر جولائی ۲۰۰۰ء تک ارسال کریں۔

☆- تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسۃ المعلمین میں داخل کیا جائیگا۔ انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔

☆- قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہونگے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہونگے۔

☆- امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم و سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ لیکر آئیں۔

نصاب: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔ اردو: ایک مضمون اور درخواست۔ انٹرویو! اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت۔ جنرل نالج، انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ، قرآن کریم ناظرہ۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۳۵واں جلسہ سالانہ ۲۸ تا ۳۰ جولائی بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اسلام آباد میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔

جلسہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

امتحان دینی نصاب مجلس انصار اللہ بھارت، برائے سال ۲۰۰۰ء

اس سال مجلس انصار اللہ بھارت کا امتحان دینی نصاب جولائی کے آخری اتوار مورخہ 30/7/2000 کو ہوگا۔ نصاب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ قرآن مجید باترجمہ پارہ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ سورۃ المائدہ آیت نمبر 1 تا 27 (نمبر 50)
۲۔ کتاب کشتی نوح (نصف اول) (نمبر 25)
۳۔ دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ 189 تا صفحہ 212 (نمبر 25)

نوٹ:۔ اپنے طور پر سال رواں کے دوران مطالعہ کے لئے کتاب تبلیغ ہدایت ابتدائی ۱۰۰ صفحات مقرر کی گئی ہے۔ (اس کا امتحان نہیں لیا جائے گا) حسب سرکلر حضور انور مورخہ 18/11/99 نماز ظہر یا عصر یا مغرب کے معاً بعد دس منٹ قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ کی اجتماعی کلاس ہو۔ جن مجالس میں یہ ممکن نہ ہو اُن میں کوئی متبادل انتظام کیا جائے اور کارگزاری کی رپورٹیں باقاعدہ بھجوائی جائیں۔

ضروری ہدایات برائے مذکورہ بالا تعلیمی نصاب

شق نمبر ۱ صف دوم کے انصار سے باقاعدہ معروف طریق کے مطابق امتحان لیا جائیگا۔
شق نمبر ۲ صف اول کے انصار کو open book examination کی رعایت دی جاتی ہے۔ البتہ ان میں سے جو انصار شق نمبر ۱ کے معیار کے مطابق امتحان دینا چاہیں اُنہیں اجازت ہے۔
شق نمبر ۳ مندرجہ بالا دونوں شقوں کے علاوہ جو انصار کسی معذوری کے باعث اگر پرچہ جات نہ لکھ سکتے ہوں اُن سے زبانی امتحان لیا جائے گا تاکہ اس طرح زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار دینی کتب کا مطالعہ کر کے اپنی دینی معلومات بڑھا سکیں۔ براہ کرم جملہ اراکین مجلس انصار اللہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شامل ہوں۔ مجوزہ دینی نصاب کی کتب کا آرڈر ملنے پر کتب قیمتاً دفتر مہیا کر دے گا۔ انشاء اللہ۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

دعائے مغفرت

خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزم شریف احمد خان عمر 24 سال ایک ماہ سخت بیمار رہنے کے بعد مورخہ 1.4.2000 بروز ہفتہ بوقت شب اپنے مولائے حقیقی سے جاملا انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی گردن میں آپریشن کیا گیا تھا۔ بخار چھوٹتا نہیں تھا مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک دینی کاموں میں پیش پیش رہنے والے تھے ان کی مغفرت اور بلندی درجات اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطاء ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(لطیف الرحمٰن خان کھوریاپاڑا۔ نیالی اُڑیسہ)

☎ 543105
STAR
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
GUARANTEED PRODUCT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-1

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ